مطبع منشی نولکشور
لکھنؤ

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے ٹیٹل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب فقہ و متفرقات ذخیرۂ اردو درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کاپہ خانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	قیمت
کتب فقہ اردو	
ہدایۃ الاسلام۔ مصنفہ مولوی امانت اللہ غازی پوری۔	۲ر۶
غایۃ الاوطار۔ ترجمہ اردو درمختار مترجمہ مولوی خرم علی و مولوی محمد احسن کامل چار جلدین کاغذ سفید۔	لعہ پ
عین الہدایہ۔ ترجمہ کامل ہدایہ ہر چہار جلد حامل المتن مترجمہ مولوی امیر علی صاحب مترجم فتاوائے عالمگیری کاغذ گندہ سفید۔	لعہ پ
ایضاً۔ کاغذ خشائی۔	ہوعہ پ
اور متفرق جلدین بھی فروخت کے لیے موجود ہین۔ جلد اول۔	سے پ
جلد دوم۔	للعہ پ
جلد سوم کاغذ سفید۔	للعہ پ
ایضاً۔ کاغذ خشائی۔	للعہ پ
جلد چہارم کاغذ سفید۔	للعہ پ
عین الہدایہ۔ جلد چہارم کاغذ خشائی	سے پ
راہ نجات۔ ضروری مسائل نماز وروزہ وغیرہ کے۔	۱ر
مفتاح الجنۃ۔ از مولوی کرامت علی	۲ر
حقیقۃ الصلوٰۃ۔ مع رسالہ بے نمازان۔	۶
ترجمہ فتاوی عالمگیری۔ کامل ہر چہار جلد مع مقدمہ یعنی جلد اول مترجمہ مولوی احتشام الدین و باقی ہر سہ جلد مع مقدمہ مترجمہ مولانا امیر علی کاغذ سفید خشائی۔	عہ پ
کشف الحاجت۔ ترجمہ اردو مالابد منہ از مولوی محمد نور الدین۔	۳ر
نور الہدایہ ترجمہ شرح وقایہ اردو۔ ہر چہار جلد یکجائی مطبوعہ نظامی کاغذ سفید۔	عہ پ ۱۲ر
تنبیہ الغافلین۔ مسائل دینیہ۔	۴ر

نام کتاب	قیمت
گلزار نعت - از منشی رحمن علی - مطبوعہ نظامی -	۲ر۶پائی
علامات القیامۃ - مصنفہ مولوی محمد خلیل الرحمن کاغذ سفید	۲ر۶پائی
کلمات قدسیہ الہامات غوثیہ - از شیخ فتح علی کاغذ حنائی -	۵ر
فضائل الشہور والصیام - سال کے ہر ماہ کے فضائل و عبادات بہ ثبوت احادیث و آیات وغیرہ -	۳ر
شبیہ احمدی - سراپائے رسول مقبول کا بیان از جمال الدین حسینخان	۱ر۹پائی
مثنوی زائر - دعوت کرنا اسلام کا قبائل قریش کو از نواب شبیر علیخان	۹پائی
اظہار الحقیقت - جس میں سوال و جواب فرقہ وہابیہ کے مذکور ہیں -	۱ر
دوازدہ مجلس - مسمی بہ ریاض الانہار از مولوی محمد قمر الدین -	۱۱ر
دہ مجلس منظوم (معرکۂ کربلا) -	۲ر
دہ مخزن - مصائب کربلا از حکیم نصیر اللہ خان -	۳ر۹پائی
مہر نبوت - از نواب محمد مردان علیخان	۱ر۹پائی

نام کتاب	قیمت
ریاض الاربعین - معروف بہ نجات المسلمین با ترجمہ اردو مؤلفہ شیخ عبید اللہ صاحب -	
خمسۂ اقبالیہ - [illegible] سید اقبال علی [illegible] مطبوعہ غیر [illegible] پانچ حالات پنجتن پاک کے -	[illegible]
ہدیۂ اقبالیہ - مؤلفہ سید اقبال علیخان مطبوعہ غیر مشتمل بر انتخاب احادیث دینیہ	[illegible]
میلاد شریف - موسوم بہ مدح پیغمبر از مرزا علیخان -	۱ر
مجموعۂ وفات نامہ - شامل پانچ رسالہ (۱) وفات نامہ (۲) قصیدہ نعتیہ (۳) قصۂ حضرت بلال (۴) قصۂ حضرت دائی حلیمہ (۵) حلیہ شریف معروف بہ نبوت نامہ -	۹پائی
مولد شریف شہیدی - [illegible] مصنفہ مولوی غلام امام شہید الہ آبادی کاغذ سفید و حنائی - اعلیٰ - متوسط قلم حسب بالا کاغذ سفید و حنائی -	۲ر۳پائی
مولد شریف عزیزیہ - از حافظ عبدالعزیز	۶ر

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہان جہان حمد و ثنا مین اُس خالق مطلق و داور برحق کو سزاوار ہی کہ جسکی حکمت نے بشر کو
مشت خاک سے پیدا کر کے سلیقہ حسن خطاب ورد جواب کا عطا کیا اور عالم عالم ستایش اُس حکیم کریم
و صانع قدیم کو لائق ہی کہ جسکی مشاہدۂ صنعت سے عناصر اربعہ یعنی آب و آتش و خاک و باد سے کہ ہر چہار
آپس مین متضاد دائمی ہین ایک جگہ اور بیرکری انتقام سے بٹھا کے نعمت وجود کی دیکر خلعت حیات کا
پہنایا اور اصناف اصناف درود و نعت نثار بارگاہ اُس برگزیدہ انام خاتم دوران کے کہ جسکے نور نبوت
نے بیچ وجود اول عرظہور آخر کے جھنڈا ہدایت کا میدان عالم مین بلند فرمایا اور اُنکی آل اطہار و اصحاب اخیار
و اہلبیت کبار کہ ہر ایک اُن مین سے رونق سلطنت دین محمدی و شمع محفل شریعت احمدی کے ہین صلی اللہ تعالی
علیہ وعلیہم اجمعین اما بعد بر دانشوران حق پسند و خرد پروران طبع بلند پوشیدہ و مستتر نہ رہے کہ خاکسار سراپا
انکسار لال محمد غفر ذنبہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ بر طبق سوالات بعض اشخاص کہ اِن ہیچمدان کو قدرت
جواب کی نہ تھی ناچار چند سوالون کا جواب قرآن مجید و فرقان حمید سے کہ ترجمہ اُسے دو زبان حضرت مولانا شاہ
عبد القادر محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نکالا اور جو بعضے علماے محققین سے بوقت ضرورت کے استفتا
ہو چکے تھے جمع کیا اور کتنی متفرقات کتابون سے انتخاب کر کے سب سوالون کو مع جوابون کے ترتیب دیکے ایک
رسالہ موسوم بہ جواب السائلین قرار دیکے پیش نظر خواستگاران جواب کے گذرانا اللہ تعالی عملوا اُسکے
پڑھنے اور پڑھانے والون کو توفیق عمل نیک کی عطا کرے آمین اور یہ رسالہ بعد تالیف ملاحظۂ بزرگ و نشیم
مین گذرانا اور بدست مبارک خاص کے اصلاح پڑنے سے طبع اہل اسلام و پسندیدۂ مومنین خاص و عام ہوا
کیونکہ اُس برگزیدہ بارگاہ سبحان کے انفاس متبرک و اوصاف جمیلہ کے میدان بیان مین سمند زبان معجز نشان کو

گر وہ عنان کرون تو منزل مراتب سے ایک قدم طے کر سکون لہذا خاموشی بہ از خروشی ہ آپ اہل ناظرین رسالہ
سے یہ امید ہی کہ جب اُسکے دیکھنے اور پڑھنے سے خاطر عاطر شگفتہ کرین اُسوقت اس عاجز کو بھی للہ
دعاے خیر سے یاد فرمائین اور اگر بھول چوک پر مطلع ہون تو بموجب اس بیت کے کرم فرمادین بیت
اگر ہو سکے اس مین اصلاح دین + وگرنہ بمکین پردہ پوشی کرین + **سوال** سب نبیون کا دین اور
احکام ایک ہی یا جدا جدا **جواب** دین توحید سب کا ایک ہی لیکن احکام ہر ایک کے جدا جدا ہین جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالی نے پچیسوین پارہ سورہ شوریٰ کے دوسرے رکوع مین شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا
وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ
كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ **ترجمہ**
راہ ڈالدی تمکو دین مین وہی جو کہدیا تھا نوح کو اور جو حکم بھیجا ہم نے تیری طرف اور جو کہدیا ہم نے ابرہیم کو
اور موسی کو اور عیسی کو یہ کہ قائم رکھو دین اور پھوٹ نہ ڈالو اُس مین بھاری پڑتا ہی شریک والونکو جسطرف
تو بلاتا ہی اُنکو اللہ چن لیتا ہی اپنی طرف جسکو چاہے اور راہ دیتا ہی اپنی طرف اُسکو جو رجوع لائے **ف** اصل
دین ہمیشہ سے ایک ہی اُسکو قائم کرنے کے طریق ہر وقت جدا ٹھہرا دیے ہین اللہ نے ۱۲ موضح القرآن **سوال**
جو سختی دنیا و آخرت کی آدمیون پر گذرتی ہی سو بدلہ اُسکی کمائی کا ہی جسکو جزا اُسکے اعمال کی کہتے ہین یا خدا
کی تقدیر ہی یعنی جو خدا نے لکھ رکھا ہی **جواب** بدلہ اُسکی کمائی کا ہی مگر اعمال اور اُسکی جزا بھی تقدیر سے باہر
نہین مگر نبی اور چھوٹے لڑکے نہین اس مین داخل یعنی اُنکو کچھ اور سبب سے تکلیف پڑی ہوگی جیسا کہ فرمایا
اللہ صاحب نے پچیسوین سیپارہ سورہ شوریٰ کے چوتھے رکوع مین وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ
اَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ **ترجمہ** اور جو پڑے تمپر کوئی مصیبت سو بدلہ اُسکا جو کمایا تمھارے ہاتھون نے اور
معاف کرتا ہی بہت **ف** یہ خطاب عاقل بالغ لوگونکو ہی گنہگار ہون یا نیک مگر نبی نہین داخل اور لڑکے اُنکو
اور کچھ واسطہ ہوگا انہین سختی دنیا کی بھی آگئی اور قبر کی اور آخرت کی بھی ۱۲ موضح القرآن **سوال** اللہ دینا کسکو بڑا
ثواب ہی **جواب** جو اللہ تعالی کی فرمانبرداری کے کام مین ہمیشہ لگے رہتے ہین اور ہر ایک سے لپٹ کر سوال
نہین کرتے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے تیسرے سیپارہ سورہ بقرہ کے سینتیسوین رکوع مین لِلْفُقَرَاۗءِ الَّذِيْنَ
اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ۡ يَحْسَبُھُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَاۗءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُھُمْ
بِسِيْمٰھُمْ ۚ لَا يَسْــَٔـلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا **ترجمہ** دینا ہی اُن مفلسونکو جو رک رہے ہین اللہ کی راہ مین چل پھر نہین سکتے

ملک مین سمجھے انکو بیخبر محفوظ انکے نہ مانگنے سے تو پہچانتا ہی انکو انکے چہرے سے نہین مانگتے لوگون سے لپٹ کر
ف یعنی بڑا ثواب ہی انکا دینا جو اللہ تعالی کی راہ مین رُک گئے ہین کما نہین سکتے اور اپنی حاجت ظاہر نہین
کرتے جیسے حضرت کے صحابہ تھے اہل صفہ نے گھر بار چھوڑ کر حضرت کی صحبت پکڑی تھی علم سیکھنے کو اور جہاد کرنے کو
اسی طرح اب بھی جو کوئی حفظ قرآن کرے یا علم دین مین مشغول ہو تو ایسے لوگو نکو لازم ہی کہ انکی مدد کرین ۱۲ موضح القرآن
سوال اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کے ہاتھ سے بھولے چوک سے مارا جاوے تو قاتل کی خلاصی کی کیا صورت
ہوگی جواب دو صورت ہی ایک تو آزاد کرنا بردہ مسلمان کا اور مقدور نہو تو روزے دو مہینے متصل دوسرے
خون بہا ادا کرنا اسکے وارثو نکو یہ انکا حق ہی جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے پانچوین سیپارہ سورہ نسا کے تیرھوین
رکوع مین وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ
مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَاِنْ كَانَ مِنْ
قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ
مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ترجمہ اور مسلمان کا کام نہین کہ مار ڈالے مسلمان کو مگر چوک کر
اور جسنے مارا مسلمان کو چوک کر تو آزاد کرنی گردن ایک مسلمان کی اور خون بہا پہونچانا اسکے گھر والونکو مگر کہ وہ
خیرات کرین یعنی معاف کرین پھر اگر وہ تھا ایک قوم مین کہ تمھارے دشمن ہین اور آپ مسلمان تھا تو آزاد کرنی گردن
ایک مسلمان کی اور اگر وہ تھا ایک قوم مین کہ تم مین اور انمین عہد ہی تو خونبہا پہونچانے اسکے گھر والونکو اور آزاد
کرنی گردن ایک مسلمان کی پھر جسکو پیدا نہو تو روزہ دو مہینے لگتے تار بخشوانے کو اللہ سے اور اللہ جانتا ہی حکمت والا ہی
ف چوک کی صورتین کئی ہین یہان وہ مذکور ہین کہ مسلمان کو کافر یقین اعتبار نہ کیا اور مار ڈالا ہر طرح کی خطا کے
قتل مین دو چیزین لازم ہین ایک آزاد کرنا غلام مسلمان کا اور مقدور نہو تو روزہ دو مہینے متصل یہ اپنی تقصیر کا تدارک ہی
اللہ کی جناب مین دوسرے خونبہا ادا کرنا اسکے وارثو نکو یہ انکا حق ہی اور وہ اگر خیرات کرکے چھوڑ دین تو مختار ہین
سو اگر اسکے وارث مسلمان ہین یا کافر ہین لیکن صلح رکھتے ہین تو ادا کرنا واجب ہی اور اگر کافر ہین اور دشمن ہین
تو ادا کرنا واجب نہین خونبہا مذہب حنفی مین مسلمان کی دو ہزار سات سو چالیس روپیہ ہین تخمینًا اور دیتے آتے ہین
قاتل کی برادری کو تین برس مین تفریق ادا کرین ۱۲ موضح القرآن سوال اگر کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو قصدًا
قتل کیا تو اسکی سزا خدا تعالی کے یہان کیا ہی جواب دوزخی ہی اور اگر قصاص مین یہ بھی مارا گیا تو سب کے نزدیک
پاک ہوا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے سورہ نساء کے تیرھوین رکوع مین وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ

ف پیدا نہو یعنی غلام میسر نہو ۱۲

جہنم خالدًا فیہا وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعدلہ عذابًا عظیمًا ترجمہ اور جو کوئی مارے مسلمان کو قصد
کرکر تو اسکی سزا دوزخ ہے پڑا رہے اُس مین اور اللہ اُسپر غضب ہوا اور اُسکو لعنت کی اور اُسکے واسطے تیار کیا بڑا
عذاب **ف** ابن عباس نے فرمایا ہی کہ مسلمان اگر قصد کرکے مسلمان کو مار ڈالے تو وہ دوزخی ہو چکا ہے اُسکی توبہ
قبول نہین باقی اور علما نے کہا کہ سزا اُسکی یہی ہی جو یہان مذکور ہوئی آگے اللہ مالک ہی لیکن اگر قصاص مین
مارا گیا تو سب کے قول مین پاک ہوا موضح القرآن **سوال** اللہ تعالی نے حضرت موسی سے خود بول کر کلام کیا
تھا یا اور کسی طور سے **جواب** خود بول کر کلام کیا تھا فرمایا اللہ صاحب نے چھٹے سیپارہ سورہ نساء کے تیسوین
رکوع مین وکلم اللہ موسی تکلیما ترجمہ اور باتین کین اللہ نے موسی سے بول کر واللہ اعلم **سوال** اخیر
وقت مین حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کون آیت احکام کی آیتون سے اُتری تھی اور بعد اُترنے
اس آیت کریمہ کے کتنے روز حضرت حیات رہے **جواب** تین مہینے اور آیت شریف یہ ہی الیوم اکملت لکم دینکم
واتممت علیکم نعمتی ترجمہ آج مین پورا دے چکا تمکو دین تمہارا اور پورا کیا مین نے تمپر احسان اپنا
ف یہ جو فرمایا کہ آج پورا دے چکا دین تمہارا یہ آیت آخر کو اُتری کہ سب احکام اللہ کا نازل ہو چکا تھا
اسکے بعد تین مہینے حضرت زندہ رہے ہین موضح القرآن **سوال** شکاری جانور جو سدھا ہوا اور اللہ کا
نام لیکر شکار پر چھوڑے یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہکر اور اُسکے پکڑنے اور پھاڑنے سے وہ شکار مر جاوے تو اُسکا
کھانا مسلمان کو کیسا ہی **جواب** حلال طیب ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے سورہ مائدہ کے پہلے رکوع مین
یسئلونک ماذا احل لہم قل احل لکم الطیبت وما علمتم من الجوارح مکلبین تعلمونہن مما
علمکم اللہ فکلوا مما امسکن علیکم واذکروا اسم اللہ علیہ واتقوا اللہ ان اللہ سریع الحساب
ترجمہ تجھ سے پوچھتے ہین کہ اُنکو کیا حلال ہی تو کہہ تمکو حلال ہین ستھری چیزین اور جو سدھاؤ شکاری جانور دوڑانیکو
کہ اُنکو سکھاتے ہو کچھ ایک جو اللہ نے تمکو سکھایا ہی سو کھاؤ اُس مین سے کہ رکھ چھوڑین تمہارے واسطے اور لیو
کا نام اُسپر اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ شتاب لینے والا ہی حساب **ف** مواشی کا حکم تو فرمایا پھر لوگون نے اور
چیزون کو پوچھا تو فرمایا کہ ستھری چیزین تمکو حلال ہین سو حضرت نے جو چیزین منع فرمائین معلوم ہوا کہ وہ ستھری
نہین جیسے پھاڑنے والا جانور چوپائے یا پرندے مثلاً شیر یا چیتا یا باز یا چیل اور اسی مین داخل ہوئے
مردار خوار سارے کوا وغیرہ اور جیسے گدھا اور خچر اور جیسے کیڑے زمین کے مثلاً چوہا وغیرہ فائدہ اور پہلے
حرام فرمایا جسکو پھاڑنے والے نے کھایا اب اسی مین سے نکالا ہی سدھائے ہوئے جانور کا مارا ہوا حلال

کیا جب اُسنے آدمی کی خو سیکھی تو گویا آدمی نے ذبح کیا لیکن سدھانا شرط ہی سدھا وہ کہ پکڑ کر رکھ چھوڑے
آپ نہ کھاوے اور اللہ کا نام لینا شرط ہی دوڑانے کے وقت کہ اس بغیر ذبح درست نہین مگر بھولے تو معاف
ہی موضح القرآن **سوال** اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھ سے قتل کیا جاوے اور مقتول کے وارث مال لیکر
یا اللہ کر کر راضی ہو کر قصاص معاف کر دیوین اور بعد اُسکے پھر دعویٰ قتل کا کرین تو نزدیک اللہ کے انجام انکا
کا کیا ہوگا اور قصاص مین میان کے بدلے غلام کو اور غلام کے بدلے میان کو یا عورت کے بدلے مرد کو اور
مرد کے بدلے عورت کو مارنا روا ہی یا نہین **جواب** اگر بعد مال لینے اور راضی ہونے یا معاف کرنے کے دعویٰ
قصاص کا کرین تو بڑے سخت عذاب مین گرفتار ہونگے اور روز قیامت کے مواخذے مین مبتلا ہونگے اور قصاص
مین غلام کے بدلے غلام اور میان کے بدلے میان اور عورت کے عوض عورت کو چاہیے دوسرے کو مارنا
درست نہین جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے دوسرے سیپارہ سورۂ بقرہ کے بائیسوین رکوع مین یَا اَیُّهَا الَّذِینَ
اٰمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰی اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰی بِالْاُنْثٰی فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ
اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍ ذٰلِکَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ
اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ترجمہ اے ایمان والو حکم ہوا تمپر بدلہ برابر مارے گیون مین صاحب
کے بدلے صاحب اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت پھر جسکو معاف ہوا اُسکے بھائی کی طرف
سے کچھ ایک تو چاہیے فرضی پر چلنا موافق دستور کے اور پہونچانا اُسکو نیکی سے یہ آسانی ہوئی تمہارے رب کی طرف
سے اور مہربانی پھر جو کوئی زیادتی کرے بعد اسکے تو اُسکو دکھ کی مار ہی ف صاحب کے بدلے صاحب اور غلام
کے بدلے غلام اسی طرح عورت یعنی ہر صاحب دوسرے صاحب کے برابر ہی اور ہر غلام دوسرے غلام کے
برابر ہی اشراف اور کم ذات کا فرق نہین دولتمند اور غریب کا فرق نہین جیسے کفر مین معمول ہو رہا تھا فا
جسکو معاف ہوا یعنی مقتول کے وارث اگر قصاص موقوف کر کر کے مال پر راضی ہون تو قاتل کو چاہیے
اُنکو راضی کرے اور منت اُٹھا کر خونبہا پہونچاوے **فائدہ** پھر جو کوئی زیادتی کرے یعنی صلح کر کر مبلغ خون
لیکر مارنیکا قصد کرے تو اُسے دکھ کی مار ہی ۱۲ موضح القرآن **سوال** منکرونکو جو دنیا مین فارغ البالی اور
اور خوشی سے بسر حال گذرتی ہی اور یہ تمام آسایش داد الٰہی سے ہی پھر باوجود ایسی نافرمانی اور کار شیطانی کے
اللہ تعالی اُنکو خوش رکھتا ہی سو اسکا کیا سبب ہی **جواب** جو یہ تمام خوشی اور آسایش منکر احکام شریعت غرہ
دنیا مین گذرتی ہی سو عتاب و قہر الٰہی سے سمجھا چاہیے نہ رحمت خدا سے کیونکہ وہ یہ سمجھتے ہین کہ اگر کلمہ بیجا

ناپسند ہوتا تو یہ آسائش ہمکو نہ دیتا بلکہ ناراض ہوکر یہ سب چھین لیتا پھر اسیر اُنکی گمراہی بڑھتی جاتی ہی اور اللہ کے
مغلوب ہوتے جاتے ہین جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے چوتھے سیپارہ سورۂ آل عمران کے اٹھارھوین رکوع مین
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ
ترجمہ اور یہ نہ سمجھین منکر کہ ہم جو فرصت دیتے ہین اُنکو کچھ بھلا ہو اُنکے حق مین ہم تو فرصت دیتے ہین اُنکو تا بڑھتے
رہین گناہ مین اور اُنکو ذلت کی مار ہی **سوال** وہ کون مرد عورت ہین کہ بسبب زنا کرنے کے اُنپر آدھی سزا ہی یعنی آدھی
سزا کم ہوتی ہی بہ نسبت اور زانیوں کے **جواب** وہ مرد اور عورت لونڈی اور غلام ہین کیونکہ آزاد مرد و عورت اگر نکاح ہونے
سے پہلے یعنی مہر دینے عورت کی اور عورت نے مرد کی لذت جماع سے ابھی نہین پائی تھی زنا کیا تو اُنپر سو کوڑے مارے جائینگے
اور لونڈی اور غلام پر بعد نکاح و حصول لذت جماع کے بھی زنا کے عوض پچاس ہی کوڑے آوینگے جیسا کہ فرمایا
اللہ صاحب نے پانچوین سیپارہ کے پہلے رکوع مین فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا
عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ ترجمہ پھر جب وہ قید مین آگئین تو اگر کرین بیحیائی کا کام تو اُنپر ہو آدھی وہ مار جو
بیبیون پر مقرر ہی ف یعنی آزاد مرد یا عورت اگر نکاح سے فائدہ لیچکے پھر زنا کرے تو سنگسار ہووے اور بغیر نکاح کے زنا
کرے تو اُسکو سو کوڑے مارے سو فرمایا کہ لونڈی کو نکاح کیے پر بھی زنا کی حد پچاس ہی کوڑے ہین زیادہ نہین اور یہی
حکم غلام کا ہی ۱۲ موضح القرآن **سوال** منی مرد کے کس مقام پر رہتی ہی اور عورت کی کس مقام پر **جواب** مرد کی منی
پیٹھ سے آتی ہی اور عورت کی سینہ سے جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے تیسوین سیپارہ سورۂ طارق مین فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ
مِمَّ خُلِقَ خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ ترجمہ اب دیکھ لے آدمی کاہے سے بنا ایک
اُچھلتے پانی سے جو نکلتا ہی پیٹھ اور چھاتی کے بیچ سے ف کہتے ہین کہ مرد کی منی آتی ہی پیٹھ سے اور عورت کی چھاتی
سے ۱۲ موضح القرآن **سوال** بندہ کی روزی خواہ اور بھلا برا جو دنیا مین پیش آتا ہی وہ کہان سے اترتا ہی **جواب**
آسمان سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے چھبیسوین سیپارہ سورۂ ذاریات کے پہلے رکوع مین وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ
وَمَا تُوعَدُونَ ترجمہ اور آسمان مین ہی روزی تمہاری اور جو کچھ تم سے وعدہ کیا ف آنیوالی جو بات ہی اُسکا حکم
آسمان ہی سے اترتا ہی ۱۲ موضح القرآن **سوال** حضرت اسرافیل صور کس مقام پر پھونکینگے **جواب** بیت المقدس کے پتھر پر
جیسا کہ اس آیت کے فائدہ مین لکھا ہی وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ترجمہ جس دن پکارے پکارنیوالا
نزدیک کی جگہ سے ف کہتے ہین صور پھونکا جائیگا بیت المقدس کے پتھر پر کہ اُسکی آواز ہر جگہ نزدیک لگیگی ۱۲ موضح القرآن
سوال جیسے قبرون سے لوگ قیامت کے دن نکلینگے اور حساب کتاب سے فارغ ہوکر بہشت اور دوزخ مین

جا چکیں گے سب کتنے دن کا فاصلہ ہوگا **جواب** اللہ چاہے تو پاک بار نے میں کر ڈالے مگر یہ سب پچاس ہزار
برس کے فاصلہ میں ہو کرینگے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے انتیسویں سیپارہ سورہ معارج کے پہلے رکوع میں تَعْرُجُ الْ
مَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ **ترجمہ** چڑھینگے اُسکی طرف فرشتے اور روح اُس دن جسکا لمبا
پچاس ہزار برس کا ہو **ف** پچاس ہزار برس کا دن قیامت کا ہو جبتک قبروں سے نکلیں اور جب تک دوزخ اور بہشت
بھر چکے ۱۲ موضح القرآن **سوال** بہشت میں مومنوں کو شراب اور دودھ اور پانی اور شہد جو ملیگا وہ سب ان نہروں میں بھرا ہوگا
یا دوسری کسی چیز میں کہ جس میں سے بہرہ ور ہوئینگے **جواب** ان چاروں کی چار نہریں ہیں ہر مکان میں جیسا
فرمایا اللہ تعالیٰ نے چھبیسویں سیپارہ سورہ محمد کے دوسرے رکوع میں مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِيْهَا اَنْهٰ
مِنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَ
ترجمہ احوال اُس بہشت کا جو وعدہ ہوا ڈر والوں کو اسمیں نہریں ہیں پانی کی جو بو نہیں کر گیا اور نہریں ہیں دودھ
جسکا مزہ نہیں پھرا اور نہریں ہیں شراب کی جس میں مزہ ہے پینے والوں کو اور نہریں ہیں شہد کی جھاگ اتارا
ہوا **ف** وہاں کا شراب بامزہ ہے جیسا یہاں کا بے مزہ بہشت میں ہر کسی کے گھر میں چار چار نہریں مقرر ہیں
اور بعضوں کو زیادہ ۱۲ موضح القرآن **سوال** دوزخ کے سات دروازے اور بہشت کے آٹھ دروازے ہیں
پھر بہشت کا ایک دروازہ زیادہ ہونا کیا سبب ہے **جواب** سبب یہ کہ ہر عمل والے کے واسطے ایک ایک دروازہ
بٹا ہوا ہے مگر بہشت کا ایک دروازہ جو زیادہ ہے اسواسطے کہ اکثر ہیں لوگ نرے اللہ کے فضل سے جاوینگے
جیسا کہ اس آیت کے فائدے میں مذکور ہے لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ **ترجمہ** اسکے سات
دروازے ہیں ہر دروازے کو اُن میں سے ایک فرقہ بٹ رہا ہے **ف** جیسے بہشت کے آٹھ دروازے ہیں نیک عمل
بانٹے ہوئے ویسے ہی دوزخ کے سات دروازے بدعمل والوں پر بانٹے ہوئے شاید بہشت کا ایک دروازہ زیادہ
وہ ہے کہ بعضے لوگ نرے اللہ کے فضل سے جاوینگے بغیر عمل باقی ہیں دروازے برابر ہیں ۱۲ موضح القرآن **سوال**
پانی جو برستا ہے وہ کس چیز کا بنتا ہے **جواب** بھاپ غبار اور بھاپ کا جیسا کہ اس آیت کے فائدے میں لکھا ہے وَاَرْسَلْ
نَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً **ترجمہ** اور چلائیں ہم نے ہوائیں رس بھری پھر اتارا ہم نے آسمان سے پانی یعنی بادل
واسطے دنیا کے غبار اور بھاپ وہ جمع رہتے میں جب باؤ ترجمعی تب بادل ہو گئے پانی کے بھرے ۱۲ موضح القرآن **سوال** جنوں
نے کس چیز سے پیدا کیا ہے **جواب** آگ سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ حجر کے دوسرے رکوع میں وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ
مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ **ترجمہ** اور جنوں کو بنایا ہم نے اس سے پہلے لو کی آگ سے **ف** یعنی لپٹ آگ سے ہوا کہ بھی ابلیس بھی کی

موضح القرآن سوال اونٹنی حضرت صالح کی جو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پتھرون سے پیدا کیا تھا اور اسکی کونچین
کسنے کاٹی تھی جواب قدار ابن سالف نام ایک عورت بدکار کا آشنا تھا اور اس عورت بدکار کے مویشی بہت تھے
اور اسکے جانورونکو پانی پینے کی تکلیف ہوتی تھی اسکے کہنے سے مرد فاسق نے کاٹ ڈالا تھا جیسا کہ فرمایا اللہ
نے فنادوا صاحبهم فتعاطیٰ فعقر ترجمہ پھر پکارا اپنے رفیق کو پھر ہاتھ چلایا اور کاٹا ف ایک بدکار
عورت تھی اسکے مویشی بہت تھے اپنے یار آشنا کو سکھایا اسنے اونٹنی کی کونچین کاٹین ۱۲ موضح القرآن سوال
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو کسنے شہید کیا تھا جواب عبد الرحمن ابن ملجم خارجی نے کہ اسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے قدار ابن سالف سے تشبیہ دیا ہے جو قاتل ہے اونٹنی حضرت صالح کا اور ابن ملجم خارجی مذکور کو
بدترین اس امت کا کہا ہے کس لیے کہ خلیفہ چہارم حضرت علی علیہ السلام تھے اور خلافت بھی انھین پر ختم
ہوئی تو گویا اسنے آثار و نشان نبوت کا مٹایا ۱۲ فتح العزیز سوال اللہ تعالیٰ کے حکم مین جو بد دین لوگ
طرح طرح کے شبہے نکالتے ہین اسکی کیا وجہ ہے اور یہ عادت کیون ہو گئی ہے جواب سبب یہ کہ یہ لوگ مطیع
شیطان کے ہین اور شیطان نے بھی شبہہ نکالا تھا جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا تھا فرشتون کو کہ آدم کو سجدہ کرو
تب ابلیس نے کہا کہ اسکو تو نے مٹی سے بنایا ہے اسکو مین کیونکر سجدہ کرون جیسا کہ آیت واذ قلنا
للملائکۃ اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس کے فائدے مین لکھا ہے کہ اللہ کے حکم مین شبہے نکالنے کافرونکی
وہی چال ہے ابلیس کی ۱۲ موضح القرآن سوال اگر کوئی شخص اپنی بی بی کو طلاق دیوے تو اسی وقت اسکو اپنے
گھر سے باہر کر دیوے یا اور [illegible] یا حمل ہووے تو ان دونون صورتون مین اللہ تعالیٰ کا کیا
حکم ہے جواب عدت تک اسکو اسی گھر مین رہنے دے جسطرح سے ہمیشہ رہتی تھی مگر اس سے قربت نکرے
اور جو پیٹ مین بچہ ہو تو اسکو وضع حمل تک رہنے دے اور کھانا کپڑا اسی طرح بدستور دے اور جب بچہ جنے
تب جو فرقت کرے اور اگر دودھ پلائے تو جا دودھ پلانے والی کو دیتا سو اسکو دیوے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
اٹھائیسوین سپارہ سورہ طلاق مین اسکنوهن من حیث سکنتم من وجدکم ولا تضاروهن
لتضیقوا علیهن وان کن اولات حمل فانفقوا علیهن حتی یضعن حملهن فان ارضعن لکم فاتوهن
اجورهن وأتمروا بینکم بمعروف وان تعاسرتم فسترضع له اخری ترجمہ گھر دو انکو رہنے کو جہان سے
آپ رہو اپنے مقدور سے اور ایذا نہ چاہو انکی تا تنگ پکڑو انکو اور اگر رکھتی ہون پیٹ مین بچہ تو انپر خرچ
کرو جب تک جنین پیٹ کا بچہ پھر اگر دودھ پلاوین تمھاری خاطر سے تو دو انکو انکے نیگ اور سکھاؤ آپس مین

نیکی اور اگر آپس مین ضد کرو تو دودھ دیے رہیگی اُسکی خاطر اور کوئی عورت وف بچے کا خرچ باپ پر ہے
یہ مین ہو تو اُسکی مان کو کھلاوے پہناوے دودھ پیوے تو جو اور کو دیتا نوکری سو اُسکو بھی جبتک وا
نہ کرے دودھ پلانا تب تک اور کو دے اگر وہ قبول نکرے تب اور کو دیوے اور عدت تک مکان رہنا ضرور
پیٹ مین ہو ۱۲ موضح القرآن سوال اگر عورت مطلقہ کو حیض نہین آیا ہی پھر اُسکی عدت کیا ہوگی جواب عدت
تین مہینے ہین جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے اٹھائیسوین سیپارہ سورہ طلاق مین وَالّٰئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ
مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰئِیْ لَمْ یَحِضْنَ ترجمہ جو نا امید ہوئین حیض سے عورتین
تمھاری عورتون مین سے اگر تم کو شبہ رہ گیا ہو تو اُنکی عدت ہی تین مہینے اور ایسا ہی ہی جنکو حیض نہین آیا
یعنی تین حیض عدت فرمائی اگر شبہ رہا ہو کہ جسکو حیض نہین آیا بڑی عمر سے موقوف ہوا اُسکی عدت کیا ہوگی
بتا دیے تین مہینے ۱۲ موضح القرآن سوال اگر کوئی شخص اپنی بی بی کو مان کہ بیٹھے اور پھر اُس سے ملا چاہے اور اُسکا
ہاتھ لگاوے یا ہم بستر کرے تو روا ہی یا نہین جواب ہرگز روا نہین جبتک کفارہ نہ دے کفارہ یہ کہ ایک
غلام مسلمان آزاد کرے یا ساٹھ روز روزہ یک لخت رکھے یا کھانا دیوے ساٹھ محتاجون کو جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب
نے اٹھائیسوین سیپارہ سورہ مجادلہ کے پہلے رکوع مین وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ
لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ذٰلِکُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ ترجمہ
اور جو مان کہہ بیٹھین اپنی عورتون کو پھر وہی کام چاہین جسکو کہا ہی تو آزاد کرنا ایک بردہ پہلے اس سے
کہ آپس مین ہاتھ لگاوین اُس سے تم کو نصیحت ہوگی اور اللہ خبر رکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ف پھر وہی کام
جسکو کہا ہی یعنی یہ لفظ کہا ہی صحبت موقوف کرنیکو پھر جو چاہین کہ صحبت کرین پہلے بردہ آزاد کرلین اور جو بردے
کا مقدور نہو تو کھانا دینا ساٹھ محتاجون کا فرمایا اللہ صاحب نے فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا
ترجمہ پھر جو کوئی نہ کرسکے تو کھانا دینا ساٹھ محتاجون کا ف غلام کا مقدور ہو تو روزہ نہین اور روزہ ہو
تو کھانا نہین آخر کو کھانا ہی اگر پکا کر کھلاوے تو سالن روٹی دو وقت کھلاوے پیٹ بھر کر اور اگر اناج
دے تو ہر ایک کو دو سیر گیہون ۱۲ موضح القرآن سوال اگر کوئی شخص اپنے مال پر قسم کھا بیٹھے کہ اب یہ مال
مجھپر حرام ہوا اسکو نہ کھاؤنگا نہ پہنونگا نہ اپنے پاس رکھونگا اور بعد اسکے کھولنا قسم کا چاہے تو کیونکر
جواب کفارہ دیوے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اٹھائیسوین سیپارہ سورہ تحریم کے پہلے رکوع مین
قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَکُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِکُمْ وَاللّٰهُ مَوْلٰکُمْ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ترجمہ ٹھہرا دیا اللہ نے تمکو کھول ڈالنا اپنی

اور اللہ صاحب ہی خوب تھا اور وہی ہی سب جانتا حکمت والا ف حضرت نے ایک حرم اپنی موقوف کر دی
یا ایک بی بی کے یہان سے شہد پینا موقوف کر دیا خاطر سے اور بی بیون کے اسپر اللہ نے یہ فرمایا اور
قسم ہو تو کھول کفارہ دے اپنے جو کوئی کہے اپنے مال کو کہ یہ مجھ پر حرام ہی تو قسم ہو گئی کفارہ دے تو اسکو
کام مین لاوے خواہ کھانا ہو یا کپڑا یا لونڈی ۱۲ موضح القرآن سوال اگر عورت کو طلاق دے تو حیض آنے
سے پہلے دیوے یا بعد حیض سے پاک ہونے کے یا ایام حیض مین جواب حیض آنے سے پہلے دینا چاہیے تا وہ حیض
عدت مین گنا جاوے جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے اٹھائیسوین سیپارہ سورۂ طلاق کے پہلے رکوع مین یا
اَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ترجمہ اے نبی جب تم طلاق دو عورتون کو تو انکو طلاق
دو انکی عدت پر اور گنتے رہو عدت ف طلاق دو عورتون کو عدت پر عدت تین حیض ہین حیض آنے سے
پہلے دو تا کہ سارا حیض گنتی مین آوے ۱۲ موضح القرآن سوال نفس امارہ و نفس لوامہ و نفس مطمئنہ ان تینون
نفسون کا کیا خاصہ ہی جواب آدمی کا جی اول کھیل اور مزون مین غرق ہوتا ہی ہرگز نیکی کی طرف رغبت نہین
کرتا ایسے ہی جی کو نفس امارہ بالسوء کہتے ہین اور پھر ہوش پکڑا اور نیک و بد سمجھا تو باز آیا کبھی اپنی خو پر دوڑ پڑا پیچھے آپکو
اولہنا دیا ویسا ہی نفس لوامہ ہی پھر جب پورا سنور گیا دل سے رغبت نیکی ہی پر ہی بیہودہ کام سے آپ ہی بھاگے
اور ایذا کھینچے ویسے جی کا نام نفس مطمئنہ ہی ۱۲ موضح القرآن سوال مرد مسلمان کو عورت مشرکہ سے اور عورت
مسلمہ کو مرد مشرک سے نکاح کرنا درست ہی یا نہین اور مرد و عورت ان دونون مین سے ایک نے شرک کیا پھر
آپس مین نکاح باقی رہا یا ٹوٹ گیا اور یہود اور نصاری کی عورت سے مرد مسلمان کو نکاح کرنا درست ہی یا نہین
جواب مرد مسلمان کو عورت مشرکہ یعنی کافرہ سے نکاح کرنا روا ہی اور نہ عورت مسلمہ کو مرد مشرک یعنی کافر
سے کیونکہ ان دونون مین سے جب ایک نے شرک کیا حلال جان کے تو آپس مین نکاح ٹوٹ گیا باقی یہود اور
نصارے کی عورت سے نکاح کرنا درست ہی فرمایا اللہ صاحب نے سورہ بقرہ کے ستائیسوین رکوع مین وَلَا
تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى یُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَتّٰى یُؤْمِنُوْا
وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓئِكَ یَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ یَدْعُوْا اِلَى الْجَنَّةِ وَ
الْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ترجمہ اور نہ لاؤ نکاح مین شرک والی عورتین جبتک کہ ایمان نہ لاوین اور البتہ لونڈی مسلمان بہتر ہی
کسی شرک والی سے اگرچہ تمکو خوش آوے اور نکاح نکر دو شرک والون کو جبتک کہ ایمان نہ لاوین اور البتہ غلام
مسلمان بہتر ہی کسی شرک والے سے اگرچہ تمکو خوش آوے وہ لوگ بلاتے ہین دوزخ کی طرف اور اللہ بلاتا ہی

جنت کی طرف اور بخشش کی طرف اپنے حکم سے ف پہلے مسلمان اور کافرمین نسبت ناتا جاری تھا اس آیت سے حرام
ٹھہرا اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا تو انکا نکاح ٹوٹ گیا شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور مین جانے مثلاً کسی کو سمجھے
کہ اُسکو ہر بات معلوم ہی یا وہ جو چاہے سو کر سکتا ہی یا ہمارا بھلا برا کرنا اسکے اختیار مین ہی اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور کو خرچ
کرے مثلاً کسی غیر کو سجدہ کرے اُس سے حاجت مانگے اُسکو مختار جانکر لیکن یہود اور نصاریٰ کی عورت سے نکاح
درست ہی انکو مشرک نہین فرمایا ۱۲ موضح القرآن **سوال** رمضان شریف کے مہینے مین اپنی بی بی سے جماع کرنا اور
سحری کھانے کا حکم کس آیت سے ثابت ہو اور کتنی رات باقی رہے تک یہ دونون فعل رخصت مین **جواب** دوسرے
سیپارہ سورہ بقرہ کے تیئیسوین رکوع مین اس آیت سے ثابت ہی اور سحری کھانا اور جماع کرنا جبتک صبح صادق
نظر آوے تب تک رخصت ہی وہ آیت یہ ہی اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ
وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْآنَ
بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ترجمہ حلال ہوا تمکو روزے کی رات مین بے پردہ ہونا اپنی عورتون سے
وہ پوشاک تمہاری ہین اور تم پوشاک ہو انکی اللہ نے معلوم کیا کہ تم اپنی چوری کرتے تھے سو معاف کیا تمکو اور درگزر
کی تم سے پھر اب ملو اُنسے اور چاہو جو لکھ دیا اللہ نے تمکو اور کھاؤ اور پیو جبتک کہ صاف نظر آوے تمکو دھاری سفید
جدا دھاری سیاہ سے فجر کی پھر پورا کرو روزہ رات تک ف جب روزہ فرض ہوا تو مسلمان تمام رمضان مین عورت
کے پاس نہ جاتے اور پہلی امت کی طرح رات کو سو کر پھر نہ کھاتے اس بیچ مین بعضے شخص نہ رہ سکے پھر حضرت
کے پاس عرض کی تب یہ آیت اتری یعنے تم اپنی چوری کرتے تھے اللہ نے منع نہین کیا اور کھانا صبح تک رخصت
ہے جب دھاری سفید نظر پڑے وہی صبح صادق ہے اور جبتک روشنی اونچی رہے ستون سے وہ صبح کاذب ہی
[illegible] رات اور دن عورت پاس نہ جائے ۱۲ موضح القرآن **سوال** وہ کون مال ہی جو اللہ کو قرض دینا
[illegible] جو مجاہدون کو دیوے اور جہاد کے صرف مین خرچ کرے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے دوسرے سیپارہ
سورہ البقرہ کے [illegible] رکوع مین مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ترجمہ کون شخص
ایسا ہی کہ قرض دیوے اللہ کو اچھا قرض کہ وہ اُسکو دونا کر دے کتنے برابر ف یعنے جہاد مین خرچ کرے اسی طرح
فرمایا ہو ربانی سے ۱۲ موضح القرآن **سوال** جو آدمی گنہگار ہو اور تمام عمر قریب مرگ تک توبہ نہین کی اور مرنے کے وقت جب
آخرت نظر آنے لگی اور جانا کہ میرے اعمال برے ہین مجھپر عذاب سخت ہوگا اسی وقت ڈر کر توبہ کیا پھر اسوقت کیا

توبہ اونکی قبول ہوتی ہی یا نہین **جواب** نہین قبول ہوتی جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے چوتھے سپارہ
سورہ نسا کے تیسرے رکوع مین وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ
أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْآنَ وَلَا الَّذِينَ يَمُوتُونَ وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ أَعْتَدْنَا لَهُمْ
عَذَابًا أَلِيمًا ترجمہ اور انکی توبہ نہین جو کرتے جاتے ہین برے کام جب تک سامنے آئے ایسے
کسی کو موت کہنے لگے مین نے توبہ کی اب اور نہ انکو جو مرتے ہین کفر مین انکے واسطے ہمنے طیار کی ہی دکھ
کی مار **ف** یعنی جب موت یقین ہو چکی اور آخرت نظر آنے لگی تب توبہ قبول نہین اور اس سے
پہلے قبول ہی مسلمان کی توبہ اور کافر اگر گناہ سے توبہ کرے وہ گناہ نہین اترتا مگر جو مسلمان ہو کر مرے
۱۲ موضح القرآن **سوال** اگر آدمی مرجائے تو اوسکی عورت کو میت کے برادرون کو اختیار رہی یا
نہین کہ بزور اسکو اپنے نکاح مین لاوین اور جو مال میت اپنی بی بی کو دے گیا ہی اوس کو پھیر لیوین
جواب دونون باتون مین میت کے برادرون کو اختیار نہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے چوتھے
سپارہ سورہ نسا کے تیسرے رکوع مین يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا
تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ
فَإِنْ كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرًا ترجمہ اے ایمان والو حلال نہین تم کو
کہ میراث مین لے لو عورتون کو زور سے اور نہ انکو بند کر رکھو کہ لے لو ان سے کچھ اپنا دیا مگر وہ کرین
بے حیائی صریح اور گذران کرو عورتون کے ساتھ معقول پھر اگر وہ تم کو نہ بھاوین تو شاید تم کو نہ بھاوے
بدکاری ۱۲
ایک چیز اور اللہ نے رکھی ہو اوس مین بہت خوبی **ف** اس آیت مین دو حکم ہین ایک یہ کہ میت مرجاوے
تو اوسکی عورت اپنے نکاح کی مختار رہی میت کے بھائیون کو زور آوری سے اپنے نکاح مین لینا نہین
پہونچتا اور نہ انکو روکنا پہونچے نکاح سے کہ عاجز ہو کر جو میت نے دیا ہو پھیر جاوے مگر بے شرع
بات سے روکنا البتہ چاہیے اور دوسرا حکم یہ کہ عورتون سے گذران کرے تحمل کے ساتھ اگر اون مین
بعضی چیز ناپسند ہو تو شاید کچھ خوبی بھی ہو بدخوئی کے ساتھ بدخوئی کرنا نہین ۱۲ موضح القرآن **سوال** کسی
کے منھ بولا بیٹا ہو اور اوسکی عورت سے جب وہ مرگیا یا طلاق دیا بعد عدت کے وہ اپنے نکاح مین لا سکے
درست ہے یا نہین **جواب** درست ہی بشرطیکہ دوسرا کوئی رشتہ حرام دونون کے درمیان نہو کیونکہ
وہ کسی بات مین حکم بیٹے کا نہین رکھتا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے بائیسوین سپارہ سورۂ احزاب مین

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝ ترجمہ اور جب تو کہنے لگا اس شخص کو جسپر اللہ نے احسان کیا اور تو نے رہنے دی اپنے پاس اپنی جورو اور ڈر اللہ سے اور تو چھپاتا تھا اپنے دل مین ایک چیز جو اللہ اسکو کھولا چاہتا ہی اور ڈرتا تھا لوگون سے اور اللہ سے زیادہ چاہیے ڈرنا تجکو پھر جب تمام کر چکا اُس عورت سے غرض اپنی ہمنے وہ تیرے نکاح مین دی تا نرہے سب مسلمانون پر گناہ نکاح کر لینا جورو مین اپنے پالکون کی جب وہ تمام کر لین اُنسے اپنی غرض اور ہی اللہ کا حکم کرنا ف حضرت زینب زید کے نکاح مین آئین تو وہ اُنکی آنکھو مین حقیر لگتا مزاج کی موافقت نہوئی جب لڑائی ہوتی تو زید آکر حضرت سے شکایت کرتے اور کہتے کہ مین اسکو چھوڑتا ہون حضرت منع کرتے کہ میری خاطر سے تمنے تجکو قبول کیا اب چھوڑ دینا دوسری ذلت ہے جب بار بار قضیہ ہوا تب حضرت کے دل مین آیا کہ اگر ناچار زید چھوڑ دیگا تو زینب کی دلجوئی بغیر اسکے نہین کہ مین نکاح کرون لیکن منافقون کی بدگوئی سے اندیشہ کیا کہ سب کہینگے کہ اپنے بیٹے کی جورو گھر مین رکھی حالانکہ لے پالک کو حکم بیٹے کا نہین کسی بات مین ۱۲ اللہ تعالے نے حضرت زینب کی خاطر رکھی بعد طلاق کے حضرت کے نکاح مین دے دیا اُسکے فرمانے سے نکاح بندھ گیا ظاہر مین نکاح کی حاجت نہوئی جیسے اب کوئی مالک اپنی لونڈی غلام کا نکاح باندھ دے غرض تمام کر لے یعنی چھوڑ دے ۱۲ موضح القرآن سوال اگر کوئی عورت آپ کو نیاز کرے یعنی اپنی رضا سے بے مہر کسی مرد کے نکاح مین جاوے تو نکاح اُسکا درست ہی یا نہین جواب ہرگز درست نہین مسلمان کو وہی حکم ہی اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ بن مہر نکاح درست نہین خواہ ذکر مین آیا خواہ پیچھے ٹھہر لیا ہو جو قوم کا مہر وہی لازم آیا اور بے مہر آپ کو بخشنے تو یہ نکاح خاص پیغمبر کو ہی دوسرے کو روا نہین ۱۲ موضح القرآن سوال حضرت نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی کے بیبیان تھین اور کے لونڈی اور کیا کیا نام تھا اُن حضرات کا جواب حضرت کی بیبیان دس مشہور ہین حضرت خدیجہؓ اول تھین اور انکے بعد سب نکاح مین آئین نو بیبیان وفات کے بعد رہین حضرت عائشہؓ حضرت حفصہؓ حضرت سودہؓ حضرت ام سلمہؓ حضرت زینبؓ حضرت ام حبیبہؓ حضرت جویریہؓ حضرت صفیہؓ حضرت میمونہؓ پچھلی تین قریشی تھین اور پانچ کا مال یعنی

عہ یعنی طلب کرو اپنے مال کے بدلے ۱۲

لونڈی حضرت کی دو حرم مشہور ہین یا تین ایک ماریہ جنکے شکم سے فرزند ہوئے ابراہیم علیہ السلام ایک
ریحانہ یا شمونہ پارہ بائیسے رکوع ۳ سورہ احزاب کے فائدہ سے کہا **سوال** طلاق دینا عورتون کا مردون کے
اختیار مین کیون ہوا **جواب** اللہ تعالی نے حضرت حوا کو جنب آدم سے پیدا کیا اگر حضرت آدم کو
حوا سے پیدا کرتا تو طلاق دینا مردون کا عورتون کے اختیار مین ہوتا ۱۲ ہزار مسئلہ **سوال** عورتین جو مردون سے
شرماتی ہین اور مرد عورتون سے نہین چھپتے اور نہ پردہ کرتے ہین اسکی کیا وجہ ہے **جواب** اللہ تعالی نے
حضرت حوا کو حضرت آدم کے اعضاے درونی سے یعنے اندر کے بدن سے پیدا کیا اگر باہر سے پیدا کرتا تو
عورتین بھی مرد و نسے نہ چھپتین اور بے شرم ہوتین ۱۲ ہزار مسئلہ **سوال** میراث مین لڑکونکا حصہ زیادہ اور لڑکیون
کا حصہ کم ہونا اسکا کیا سبب ہے **جواب** اللہ تعالی نے حضرت حوا کو حضرت آدمؑ کی بائین پسلی سے پیدا
کیا تھا اگر دہنی پسلی سے پیدا کرتا تو لڑکی اور لڑکا برابر کے حصہ دار ہوتے ۱۲ ہزار مسئلہ **سوال**
بنی آدم رنگ مین ایک دوسرے سے تفاوت ہین یعنے ایک دوسرے کے مشابہ نہین ہوتے ہین
اسکی کیا وجہ ہے **جواب** اللہ تعالی نے حضرت آدم کو سب رنگ کی مٹی سے بنایا تھا اسی واسطے اولاد آدم
کی شکل ایک دوسرے سے تفاوت ہے ۱۲ ہزار مسئلہ **سوال** آدمی کی جان کس طرف سے بدن مین ڈالتے
ہین شکم مین اور کس طرف سے باہر نکالتے ہین موت کے وقت **جواب** منہ کے رستے سے ڈالتے ہین اور نکالتے
بھی اسی رستے سے ہین ۱۲ ہزار مسئلہ **سوال** بعضے لوگ کہتے ہین کہ آدمی دنیا مین مرکے پھر زندہ ہوتا ہے
سو یہ سچ ہے یا جھوٹھ **جواب** جھوٹھ ہے مرا ہوا قیامت تک نہ اٹھیگا اور نہ زندہ ہوگا جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے
اٹھارھوین سپارہ سورہ مومنون کے آخر رکوع مین حَتّٰی اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ
لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ
ترجمہ یہانتک کہ جب پہنچے زمین سے کسی کو موت کہیگا اے رب مجکو پھر بھیج شاید مین کچھ بھلا کام
کرون اس مین جو پیچھے چھوڑ آیا کوئی نہین یہ بات ہے کہ وہ کہتا ہے اور انکے پیچھے انکا ڈیرہ جسدان اٹھائے جاوین
ف معلوم ہوا یہ لوگ جو کہتے ہین کہ آدمی مرکر پھر آتا ہے سب غلط ہے قیامت کو اٹھائے جاوینگے اس سے پہلے
ہرگز نہین موضح القرآن **سوال** کسی مرد یا عورت پرہیزگار کو جس سے کبھی کام بدکاری کا سرزد نہین ہوا کوئی شخص
تہمت زنا کی لگادے اور اسپر کوئی شاہد بھی نہو تو اسکی کچھ سزا عیب لگانیوالے کو کرنی چاہیے یا نہین
جواب تہمت کرنیوالے کو اسی کوڑے مارنی چاہیے جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے اٹھارھوین سپارہ سورہ نور کے پہلے

رکوع میں وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمٰنِينَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ
شَهَادَةً أَبَدًا ۚ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ ترجمہ اور جو لوگ عیب لگاتے ہین قید والیون کو پھر نہ لاوے
چار مرد شاہد تو مارو انکو اسی جوٹ (ضرب) کی اور نہ مانو انکی کوئی گواہی کبھی اور وہی لوگ ہین بیحکم فقط قید
والیان یعنی بیبی انکو بری بات مین نہین دیکھا اور یہی حکم ہے جو مرد کو عیب لگا دے یعنی کہا بدکار ہی کو ۱۲ موضح القرآن
سوال سامری نے جو سونے کا بچھڑا بنایا تھا اور اسمین رونق جاندار کی اور آواز اسمین ہو گئی تھی اسکا کیا
سبب تھا جواب جسوقت بنی اسرائیل دریا مین پیٹھے تھے پیچھے فرعون ساتھ فوج کے پیٹھا اسوقت حضرت
جبرئیل بیچ مین ہو گئے تھے کہ انکو ان تک ملنے نہ دین سامری نے حضرت جبرئیل کو پہچانا اور انکے پاؤن کے
نیچے کی مٹی اٹھالی اور وہی مٹی اسی سونے کے بچھڑے مین ڈالدی جب برکت کی مٹی پڑی ایک کرشمہ ظاہر
ہو گیا تھا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے سورہ طہ کے پانچوین رکوع مین قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ يَبْصُرُوا بِهٖ
فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ أَثَرِ الرَّسُولِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِي نَفْسِي ترجمہ
بولا مین نے دیکھ لیا جو سب نے نہ دیکھا پھر بھر لی مین نے مٹی ایک مٹھی پاؤن کے نیچے سے اس بھیجے ہوئے
کے پھر مین نے وہی ڈالدی اور یہی مصلحت دی مجکو میرے جی نے فقط جسوقت بنی اسرائیل دریا میں پیٹھے
پیچھے فرعون بھی ساتھ فوج کے پیٹھا جبرئیل بیچ مین رہ گئے کہ انکو ان تک ملنے نہ دین سامری نے
پہچانا کہ یہ جبرئیل ہین انکے پاؤن کے نیچے کی مٹی بھر مٹھی اٹھالی وہی اب اس سونے کے بچھڑے
مین ڈالدی سونا تھا کافرون کا مال لیا ہوا فریب سے اسمین مٹی پڑی برکت کی حق اور باطل مل کر ایک
کرشمہ پیدا ہوا کہ رونق جاندار کی اور آواز اس مین ہو گئی ایسی چیزون سے بہت بچنا چاہیے اسی سے بت پرستی
بڑھی ۱۲ موضح القرآن سوال یہ جو بت پوجنے والے بتون کو پوجتے ہین وہ نبین کیا ہین جواب یہ
سب اولاد ابلیس ہین فرمایا اللہ صاحب نے سورہ کہف کے ساتوین رکوع مین أَفَتَتَّخِذُونَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗ
أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۚ بِئْسَ لِلظّٰلِمِينَ بَدَلًا ترجمہ سو تم ٹھہراتے ہو اسکو اور اسکی اولاد کو رفیق
سوائے اور وہ تمہارے دشمن ہین برا ہاتھ لگا بے انصافون کو بدلا یعنی اسکے بدلے شیطان
پکڑا اسکی اولاد ہین جتنے بت پوجے جاتے ہین ۱۲ موضح القرآن سوال فرشتے مرد ہین یا عورت اور
بولی انھون کی مردانی ہے یا زنانی جواب نہ مرد ہین نہ عورت پر بولی مردانی بولتے ہین جیسا کہ فرمایا اللہ
تعالی نے پچیسوین پارہ سورہ زخرف کے دوسرے رکوع مین وَجَعَلُوا الْمَلٰٓئِكَةَ الَّذِينَ هُمْ

کھانا پینا چھوڑ دین یا نہین بیان کرو اِس مسئلہ کو تو ثواب اللہ تعالیٰ کے یہان سے پاؤ گے جواب جو نبی بخش
ہرگز اپنے سچے دل سے جانتا ہو اور کہتا ہی کہ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
ہمکو پہونچایا ہی سو سب حق ہی اور برخلاف اُسکے باطل و جھوٹھ ہی تو اِس جھوٹے کے کھانے سے کافر نہین
ہوتا پر یہ جھوٹا کھانا مسلمان کو البتہ ناروا ہی اِس سے بچنا لازم ہی اور ضرور کیونکہ جھوٹے کھانے کے کھانے
سے محبت پیدا ہوتی ہی اور اسی لیے درمختار مین ہی ویکرہ سؤر الرجل لها وسؤرها له یعنی اجنبی
مرد اور عورت آپسمین ایک دوسرے کا جھوٹا نہ کھاوین نہ پیوین کیونکہ آپسمین محبت ہو گی فساد
اٹھیگا تو یہان بھی نبی بخش کو اُس نصرانی سے محبت ہوگی اور قرآن مجید مین ہی ومن یتولهم منكم
فانه منهم یعنے جو مسلمان یہود اور نصاریٰ سے رفاقت کرے محبت رکھے تو وہ مسلمان انھین
مین سے ہوا اور حدیث شریف مین آیا ہوا المرء مع من احب یعنی آدمی اُسکے ساتھ ہوگا جسکو اُسنے
دوست رکھا اگر کوئی کہے قرآن مین ہی کہ عورت یہودیہ اور نصرانیہ سے نکاح درست ہی اور اپنی
جورو سے محبت ہوتی ہی تو پھر اُسکا کیا جواب ہی تو ہم اُسکا جواب یون دینگے کہ یہ خاص محبت خانہ داری کی ہی
نہ مطلق محبت کہ بہو بچاوے ہر محبت کو کہ اُسمین دین کی محبت کا احتمال آجاوے اور دوسرے یہ بات
ہی کہ اِس عورت کو بھی محبت خاوند کی ہوگی تو یہ دونون محبتین آپس مین معارض ہوئین ایک نے
دوسرے کو رد کیا اگر دیکھو تو محبت عورت کی طرف سے زیادہ ہی کیونکہ اُسکو خواہش مرد کی بہ نسبت
مرد کے زیادہ ہوتی ہی جیسے اور حدیث مین صاف مذکور ہی تو امید ہی کہ اِس محبت کے سبب وہ عورت مسلمان ہو جاوے
اور اصل بات تو یہ ہی کہ جواز نکاح کا ساتھ کتابیہ کے تو منصوص ہی تو جب اُس مالک حقیقی نے یہ حکم فرمایا
نکاح کا تو وہ مرد مسلمان کو امید ہی کہ دین سے اِس نکاح کے سبب باہر نکالیگا تو اور صورتون کو جیسے جھوٹا کھانا
کافر کا اِسپر قیاس نہ کیا جاوے اور جب ثابت ہوا کہ جھوٹا کھانے سے محبت ہوتی ہی اسی لیے اجنبی مرد
و عورت کو ایک دوسرے کا جھوٹا شرع مین ناروا ہوا تو یہان ایک اور فائدہ اصول فقہ کا پایا گیا جیسے مسلم مین ہی
مسئلہ مقدمة الواجب المطلق واجب مطلقا اسکی تھوڑی سی عبارت کے بعد یہ ہی لا نزاع في تحصيل اسباب
الواجب واجب وتحصيل اسباب الحرام حرام بالاجماع یعنی حاصل کرنے اسباب واجب کے واجب ہین
اور حاصل کرنے اسباب حرام کے حرام ہین اسپر اجماع ہی سب مجتہدون کا تو جب موالات اور محبت غیر
دین والے کی حرام ہوئی جیسے کہ قرآن و حدیث سے مذکور ہوئی تو جھوٹا کھانا غیر دین والے کا کہ سبب ہوتا ہی محبت کا

ہو فقط قاعدہ اصول کے ہو جاوے کہ حرام ہو اگر کوئی کہے کہ جھوٹا کافر کا سب مجتہدون کے نزدیک ناپاک اور حرام نہین بعض مجتہد
کافر کی نجاست اعتقادی کہتے ہین اُنکے نزدیک ناپاک نہین اور حرام بھی نہین جواب اسکا یہ ہی کہ ہمنے
سبب حرام ہونے کا نجاست نہین ٹھہرائی بلکہ سبب ہونا محبت کا کافر کے ساتھ سبب حرمت کا ہوا اور
محبت مقرر جھوٹا کھانے سے ہوتی ہی تو ہمکو جھوٹا کھانا چاہیے کہ سب مجتہدون کے نزدیک حرام ہوا اور جو کہ
جھوٹے کو کافر کے ناپاک کہتے ہین اُنکے نزدیک ایک مرتبہ بھی جھوٹا کھانا حرام ہی اب جاننا چاہیے کہ یہ جھوٹا
کھانا اور حرامون سے بدتر ہی جیسے جھوٹھ بولنا یا شراب پینا اس لیے کہ یہ سب حرام حرام ہی ہین اور یہ جھوٹا
کھانا نصرانی کا اس مین نصرانی بن جانے کا آخر کو خوف ہی اسلیے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
نے تیرہ سو برس کے پہلے ہمکو خبر دی ہی کہ آخر زمانہ مین نصرانیون کا غلبہ ہوگا تو دیکھو لیا ہی غلبہ ہوا
خصوصًا اس ملک ہندوستان مین لوگ اکثر انکے محتاج ہوے اور یہ اپنے دین مین لاتے ہین اور جب
محبت بھی اسی سبب جھوٹے کھانے کی ہوگی تو انکے حق مین بڑا ڈر ہی نصرانی بن جانے کا تو مسلمان کو
چاہیے کہ جھوٹے کھانیوالے کو جو توبہ اُس سے نہ کرے تو اُسکو ذات سے نکال دین تاکہ اور مسلمان ایسی بڑی
بات سے بچین اور بڑے گناہ کرنے والے کو جو تائب نہ ہو شرع مین ذات سے نکال دینا ثابت ہی حدیث مین
اور یہ جو قرآن مجید مین ہی وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَّكُمْ سب معتبر تفسیرون مین ہی کہ اس طعام سے
مراد ذبیحہ اہل کتاب کا ہی لیکن یہ شرط بھی سب کے نزدیک ہی کہ اللہ تعالے کا نام لیکر ذبح کیا ہو نہین تو
وہ ذبیحہ مردار اور حرام ہی بالاتفاق اب جاننا چاہیے کہ نصارے اس زمانے کے ذبح نہین کرتے اور اگر ذبح
کیا ہوا مسلمان کا ہو تو بھی انکے برتنون مین جو پکا وہ پلید ہوتا ہی کیونکہ انکے برتن سور اور شراب سے
بچتے نہین اور پیشاب اور گندگی سے بھی نصارے کو پرہیز نہین ہی پیشاب رومال سے پونچھ لیا پھر وہ رومال
جیب مین رکھ لیا اور کاغذ سے بدن کو پاخانہ کے بعد پونچھ لیا پانی سے نہین دھوتے حاصل یہ کہ اُنکا
کھانا غالب احتمال اُسمین ناپاکی اور حرام کا ہوتا ہی اور غالب کا حکم کل کا ہی تو جو مسلمان اُسکے کھانے سے پرہیز نہ کرے
تو سب مسلمانون کو چاہیے کہ اسکو ذات سے نکال دین اور وہ جو مسئلہ در مختار کا لکھا ہی کہ جھوٹا ایک
مرد اجنبی کا عورت اجنبیہ کو مکروہ ہی سو وہ حکم مسلمانون کا ہی یہ نہین کہ پکا ہوا نصرانی کے گھر کا پھر اسکا جھوٹا
بچا ہوا مسلمان کو مکروہ ہو وہ تو حرام ہی مسلمان پر اور ہمیشہ کے کھانے سے خوف کفر کا ہی کہ آخر کو کافر ہو جاوے
اور جو لوگ نبی بخش کی حمایت کرتے ہین اور منع کرنے والون سے مخالفت رکھتے ہین اور وہ لوگ بھی

ہیں مسلمان کہتے ہیں اور مسلمان جانتے ہیں تو انکو بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تعاونوا علی البر والتقویٰ
ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان یعنی تم اے مسلمانو آپس میں مدد کرو نیکی پر اور پرہیزگاری کے
کاموں پر اور نہ مدد کرو گناہ پر اور دین کی حد سے بڑھنے پر تو انکو واجب اور لازم ہے کہ منع کرنیوالوں کے
ساتھ ہو کے نبی بخش کو ذات سے نکالدیں اور نبی بخش کی موافقت نہ کریں نہیں تو انکے بھی وہی حد
ہوگا جیسے نبی بخش کا نعوذ باللہ من ذالک واللہ اعلم بالصواب محمد حیدر زکی ہذا الجواب حق محمد جعفر
الجواب صحیح محمد صدیق اصاب من اجاب محمود علی جواب علماء کرام علی الصواب مفتی شریعت
ذالک سید حبیب اللہ ہذا الجواب بالصواب واللہ اعلم بالصواب علی احمد پس خوردہ مومنین مثل خمر و خنزیر و محرمات مسلمان
را خوردن روا نیست سراج الدین احمد ہذا الجواب بالصواب واللہ اعلم بالصواب عبید الحق خان ہذا الجواب
محض عین حق المجیب الرسول پس خوردہ کفار خصوص آنکہ خمر نوشد چنانکہ نصاریٰ وغیرہ مسلمانان را خوردن
شاید علما تصریح کردہ اند کہ پس خوردہ شارب خمر کہ عقب نوشیدہ خمر خوردہ باشد حرام است و ہمچنین
اگر شارب خمر مہلت دراز داشتہ باشد پس اگر بعد زمان طویل آب یا طعام خوردہ باشد حرام نیست لہذا احتراز
مثل ہمچنین اولیٰ است عبد العلی ابن دلیل الرحمن جو کھانا نصاریٰ کے برتن میں پکا ہو بغیر نہایت پاک کرنے کے
کے موافق حدیث شریف کے کھانا اسکا درست نہیں اور کھانیوالا اگر باز نہ آوے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ اس سے
کنارہ کریں اور جتنے ناجائز کام ہیں سب کا یہی حکم ہے کہ مسلمان اس سے الگ رہیں تو کہ دنیا کے عذاب میں
برے کام کرنیوالے کے ساتھ شریک نہ ہو جاویں محمد امام الدین سوال ایک شخص ہے کہ اسپر کفارہ روزہ رمضان شریف
کا واجب ہوا اور اسنے پہلی تاریخ ماہ رجب سے روزہ رکھنا شروع کیا اور چاند شعبان کا انتیسویں رجب کو
ہوا اور چاند رمضان کا انتیسویں شعبان کو ہوا پھر روزہ کفارہ اسکے کا ناقص ہوتا ہے تب اسکی صورت کیا ہے کہ روزہ کفارہ
کا پورا ہووے جواب اشباہ و نظائر میں ہے کہ پہلی تاریخ کو رمضان کی یہ شخص سفر کی نیت کرکے گھر سے
نکلے اور کفارہ کا روزہ رکھے پھر سفر کی نیت کو فسخ کرکے رمضان شریف کے روزے شروع کرے یہ حیلہ ہے ادا ہونے
کفارہ کا پھر جو روزہ رمضان کا رہ گیا ہے اسکو قضا کرے اگر یہ نیت سفر نہ ہوتی تو رمضان کا روزہ شروع کرنے
سے دوسرا کفارہ اسپر واجب ہوتا یہ حیلہ ویسا ہے کہ جیسا اللہ تعالیٰ نے حضرت داود علیہ السلام کو قرآن شریف
میں تعلیم فرمایا جب انہوں نے قسم کھائی تھی اپنی بی بی کو سو لاٹھی مارنیکی حکم ہوا کہ جھاڑو سے ایکبار مارنا
کہ کفارہ قسم کا ادا ہووے اور گناہ سے بچنے کے واسطے حیلہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ایک مرد کو کہ زنا ثابت ہوا تھا اور اپاہج تھا ایک شاخ خرما کی سے مار
دیا تھا جس میں سو تیلیاں ہوں روایت ہے عن سعید بن سعد بن عبادة رضی اللہ عنہ ان
سعد بن عبادة اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم برجل کان فی الحی مخدج الخلقة سقیم
فوجد علی امة من امائهم یخبث بها فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذوا له
عثکالا فیه مائة شمراخ فاضربوه بها رواه شرح السنة وفی روایة ابن ماجة نحوه مشکوة

سوال بعضے لوگ جو اپنی بی بی کو تین طلاق دیکر پھر رجوع کیا چاہتے ہیں اور موافق حیلہ
شرعی کے لڑکون خواہ بڈھے سے نکاح کروا کر اور اُن سے طلاق دلوا کر بعد اُسکے نکاح میں
اُس عورت مطلقہ کو داخل کرتے ہیں سو واسطے کہ یہ لوگ قادر بہ جماع بھی نہیں ہیں اور خلوت
مطابق علم خدا اور رسول کے بھی ہو جاوے پھر یہ نکاح اُنکا بجا ہے یا نہیں اور طلاق دلوانا جبراً آیا
بخوشی درست ہے یا نہیں جواب جو شوہر دوسرا لڑکا ہو یا بڈھا اگر اُس عورت سے دخول نہ کریگا
تو پہلے شوہر پر درست اور حلال نہوگی اسی واسطے بعض مفسرین نے حتی تنکح زوجا غیره تنکح
کے معنی دخول کے لیا ہے اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک عورت نے بعد طلاق اپنے شوہر کے دوسرے
سے نکاح کیا تھا پھر آئی خدمت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ
اُس دوسرے مرد کا عضو تناسل بہت نرم ہے مثل لتے کے تو اگر مرضی ہو تو اس سے طلاق لیکر پہلے
شوہر سے نکاح کر دوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہو سکتا ہے جب تک تو اُسکا مزہ
نہ چکھے اور وہ تیرا مزہ اس سے معلوم ہوا کہ دخول کرنا شوہر ثانی کا شرط ہے بدون اُسکے پہلے شوہر
پر حلال نہیں اور حیلہ کرنا اس امر میں بہت بڑی موجب لعنت کا اور فقہا نے بھی ایسا ہی لکھا ہے اور طلاق
جبراً اور بخوشی ہر دو بھی نافذ ہے جیسا کہ فقہ کی کتابون میں ہے واللہ اعلم بالصواب سوال اگر
کوئی شخص منصف مزاج ہو اور اُس سے لوگ بیعت لینے کی اصرار کریں اور وہ شخص اپنے تابع طبیعت
بہت دیکھتا ہے کہ گونا گون غم معیشت کے تشتت ما میں پھر وہ شخص درجہ ناچاری کو متقی اور پرہیزگار
اپنے میں پاوے کیا حکم ہے کرے اور اُنسے بیعت لے جواب بیعت لینے والے میں جو شرائط چاہیئن
کتاب قول جمیل تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث قدس سرہ میں موجود ہیں سائل کو چاہیئے کہ
اُس میں دیکھ لے اور کسی کے سوال میں مولانا عبد الحی کا جواب ہے کہ بعضے لوگوں پر بیعت واجب ہے جب

اکثر ہندوستان کے نادان کہ اُنکی ہدایت موقوف بیعت پر ہوتی ہی اور نہین تو اُن کی طبیعت
ایسی ڈانواڈول رہا کرتی ہی کہ ملحد ہو جانے کا اندیشہ بڑے اُنکے ہوا کرتا ہی جب ایسا شخص کسی
اچھے عقیدہ والے کی طرف رجوع ہوا اور ارادہ بیعت کا کرے تو اگر وہ باوجود نیک عقیدگی کے
کوئی معصیت مین مبتلا ہو گیا ہو تو بھی بسبب حاصل کرنے ایسی سعادت کے کہ ایک شخص کا اسلام
درست ہو جاتا ہی عار نہ کرے اور بیعت اُس سے لیوے بلکہ مناسب ہے کہ جب اُس سے بیعت
لینے لگے تو صدق نیت سے اپنے دل مین ارادہ توبہ کا کر لیا کرے اُسوقت [illegible]
ارادہ گناہ کا دور کرے کیا عجب ہی کہ یہی مرید اُسکے حق مین اکسیر ہو جاوے اور دونون کو
ہدایت الٰہی اور رحمت نامتناہی شامل ہو اور خطا اور نسیان سے تو کوئی خالی نہین عصمت
کا مرتبہ خاص واسطے انبیا کے ہی جعفر علی سوال بیعت لینے مین خاص قوم شریف کو ضرور
ہی یعنے پیرزادون کو یا جو لیاقت اسکی رکھتا ہی اور وہ شخص کہ بغیر اجازت مرشد کے گو لیاقت
اور مرتبہ بیعت لینے کا رکھتا ہی اور دوسرے کے ہاتھ پر بھی اُسنے بیعت کی ہی مگر پیر دستگیر سے
اجازت بیعت لینے کی حاصل نہین کی ہی مرید کر سکتا ہی یا نہین جواب کسی قوم پر
یہ بات منحصر نہین ہی ہان بیعت امامت کے واسطے شرط ہی یعنی پیشوا سے لشکر جہاد کے تو اسواسطے
پیشوا کا قریشی ہونا اور متکلمین کے نزدیک جو لیاقت رکھتا ہی اسکو اجازت کی حاجت نہین
اور صوفیہ کے نزدیک مرشد کی اجازت بھی ضرور ہی سوال صدقہ اور زکوٰۃ اور للہ مین کیا
فرق ہی یعنے مال زکوٰۃ کون ہی اور چیز صدقے کی کون ہی اور اشیاء خیرات کیا ہی جواب صدقہ کے معنی واسطے
اللہ کے تو للہ صدقہ بھی ہی اور زکوٰۃ بھی اور زکوٰۃ کا مصرف اور صدقہ کا مصرف ایک ہی یعنی باپ کو نہ دینا اور اولاد کو
نہ دینا اور فقیر اور مسکین کو دینا اور خیرات بھی شامل ہی زکوٰۃ و صدقہ و ضیافت و ہدیہ و نذر لنگر وغیرہ کو اسواسطے
کہ خیرات مقابل ہی سیئات کا جیسے سیئات سب گناہ کی چیزون کو کہتے ہین ویسے ہی خیرات سب عبادت کی
چیزون کو کہتے ہین البتہ صدقہ مین اور ہدیہ مین فرق ہی ہدیہ سادات و بنی ہاشم وغیرہم پر درست ہی اور صدقہ
سادات اور بنی ہاشم و اغنیا پر حرام ہی کسی نے مولانا محمد اسمعیل رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ درود اور دعا
مین کیا فرق ہی جواب مین فرمایا کہ جو فرق ہدیہ اور صدقہ مین ہی اسواسطے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس جب کوئی چیز کوئی شخص لاتا تو آنحضرت پوچھتے کہ یہ ہدیہ ہی یا صدقہ جو ہدیہ کی چیز ہوتی اسکو آپ

بھی منا دل فرماتے اور دوسرون کو بھی شریک کرتے اور صدقہ کی چیز آن حضرت نہ کھاتے تھے اور اپنی
اولاد کو بھی منع فرمایا ہی حضرت امام حسن بہت چھوٹے تھے صدقہ کی کھجور منہ مین ڈال لی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جھڑک کے کہا کخ کخ یعنی نکال نکال سوال کسی نے دھوتی خواہ لنگی باندھ
کے غسل جنابت کا کیا تمام بدن اسکا تر ہو گیا مگر کپڑا جو باندھ کے غسل کیا جا سکتا رہا اب غسل
اسکے ذمہ سے اترا یا نہین جواب اتر جاویگا کسی مذہب مین مذاہب حقہ سے شرط نہین مگر بدن بھیگنے کا
یقین کامل ہو سوال ایک شخص خدا بخش نام اسنے ایک عورت مسمی دریائی سے نکاح ثانی کیا
اور خدا بخش مذکور کا پہلی بی بی سے ایک لڑکا ہی اور بی بی دریائی مسطورہ کے پہلے خاوند سے ایک لڑکی
ہی اب ان دونون لڑکون کا آپس مین نکاح اور ازدواج بعد خلوت اور دخول ہر دو مسمیان خدا بخش
و دریائی کے ہو سکتا ہی یا نہین جواب ہو سکتا ہی اگرچہ نکاح کے قبل دونون لڑکون مین شراکت دودھ وغیرہ
کی نہو لیکن جو اولاد دریائی سے ہونگے وے ان لڑکون اور لڑکیون پر حرام ہونگے کسی کے
علاتی بھائی بہن ہونگے اور کسی کے اخیافی سوال ولی نکاح کے کئی ہین اور کون بعد کسکے ہی اور صغیر اور
دختر کے ولیون مین فرق ہی یا جو ولی صغیر کا ہی وہی ولی دختر کا جواب بارہ مین پہلے باپ پھر دادا اور
پھر بیٹا اور پوتا نیچے تک تب سگا بھائی سوتیلا تب بھتیجا سگا تب بھتیجا سوتیلا تب چچا سگا تب چچا
سوتیلا تب چچا کا بیٹا پھر جو نزدیک ہے بھی نزدیک تر ہو انہین محجوب کریگا نزدیک تر الا دور والے کو
اگر ان قرابت کے ناتے سے کوئی ہو تو غلام کو آزاد کرنیوالا جسنے آزاد کیا اور اگر یہ کوئی نہ ہون تو ولی
ہونگی ماں پھر دادی اور بہن اور ماموں اور خالہ اور پھوپھی خزانۃ الفقہ باب النکاح اور روایتیں بیچ
دختر اور صغیر کے فرق نہین جو ولی لڑکی کا ہی وہی ولی لڑکے کا ہی سوال ایک دھوبی نے کپڑا لیا دھونیکو پیچھے
پھر لینے سے انکار کیا یعنی کپڑے والے نے کہا کہ تو نے جو کپڑے مجھکو دئے نہین دئے بعد اسکے کپڑا دھو کے لایا
تا مثل سوال کہ شرعاً اس دھوبی کو اجرت پہونچتی ہی یا نہین جواب اگر کپڑے کو انکار سے پہلے دھویا ہی
تو مزدوری پاویگا اور جو بعد انکار کے دھویا تو نہ پاویگا سوال تارک صلی فرض سے شروع کرتا ہی یا
سنت سے جواب تو مین یاد رکھنا سنت ہی اور تکبیر تحریمہ فرض ہی سوال کسی نے کتابیہ عورت سے نکاح
کیا اور وہ عورت حاملہ ہی مر گئی تو اسکو مسلمانون کے قبرستان مین دفن کرینگے یا اہل کتاب کے جواب
اہل کتاب کے قبرستان مین دفن کرینگے مگر پیٹھ اس عورت کی قبلہ کیطرف کرینگے تاکہ لڑکے کا منہ قبلہ کیطرف ہو

جو روا پیش کرتے ہین کہ اپنے یہان ایک قاعدہ بنا لیا ہی کہ جو چیز تین بار غصب ہو وہ مومنین پر حرام ہی ایسی
چیز حضرت امیر علیہ السلام اپنی اولاد پر کہ تین بار غصب ہو چکی تھی کیونکر تجویز کرتے اور جواب اسکا کیا معقول
ہی کہ خلافت بھی شیعون کے نزدیک تین بار غصب ہوئی اسکو حضرت امیر علیہ السلام نے خود کیون قبول
کیا اور فدک کے مقدمہ مین شیعون کے تین قول ہین جہلا انکے کہتے ہین کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
نے جہیز مین پایا تھا اور جو قابلیت رکھتے ہین وہ ہبہ کے قائل ہین اور میراث کے بلکہ کہتے ہین کہ جس
وقت آیت اتری وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ الآیہ اسی روز حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت زہرا کو طلب کرکے باغ فدک کو عطا کیا یہ صورت ہبہ کی انکے یہان ثابت ہی ایک جواب
اسکا یہ ہی کہ یہ آیت شامل ہی تین مضمون پر اقربا کو دینا اور مساکین کو اور مسافر کو تو ہم پوچھتے ہین کہ فدک تو
آنحضرت نے حضرت فاطمہ کو عطا کیا پھر مسکین اور مسافر کو کیا دیا کہ پوری آیت پر عمل ہوتا اور تیسرا دعوی میراث
کا ہی تو اسکا اثر کچھ ہماری کتابون سے بھی پایا جاتا ہی کہ مانگنا میراث کا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہی
مگر جب جواب اسکا حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حدیث سے دیا کہ جسکے راوی سب عشرہ مبشرہ ہین
وہ یہ ہی نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ یعنے ہم گروہ انبیا کے نہ کسی کے
مال کے وارث ہوتے ہین اور نہ ہمارے مال کا کوئی وارث ہوتا ہی جو ہم چھوڑ مرین اقسام مال سے وہ سب
صدقہ ہی ایسی حدیث سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جواب دیا کہ حضرت فاطمہ نے اپنے دعوے سے
سکوت کیا اور اس امر مین عمر بھر پھر کلام نہ کیا تو دعوی میراث حضرت فاطمہ رض کا قاطع و مانع ہبہ کو ہی اسواسطے
کہ ہبہ مین قبضہ شرط ہی جیسا کہ فریقین کی کتابون مین ہی اگر قبضہ حضرت فاطمہ رض کا فی المجالس ہوتا تو میراث
کا دعوی کاہیکو کرتین اور میراث کے دعوے کو حدیث منافی ہی کیونکہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انبیا
لوگ اس امر مین سب امت سے خاص ہین کہ نہ وہ وارث کسی کے ہوون اور نہ کوئی وارث انکا ہو اسکو
خصوصیات کہتے ہین جیسے چار سے زیادہ عورت نکاح مین جمع کرنا سوائے انبیا کے کسیکو جائز نہین اور شیعہ
اس حدیث کا جواب یون دیتے ہین کہ یہ حدیث معارض آیات قرآنی کی ہی کہ وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ
تو حدیث صحیح نہوئی کیونکہ صحت حدیث مین یہ بھی شرط ہی کہ قرآن سے معارض نہو ہمارا جواب یہ ہی کہ تمہارے
فہم کی خطا ہی اسواسطے کہ اس آیت مین جو ورث کی لفظ آئی ہی اس سے مراد وراثت مالی نہین ہی بلکہ وراثت
نبوت اور ہدایت ہی کیونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے بہت بھائی تھے انھین کو وارث حضرت داؤد

انکا فرمانا اور دوسرے بھائیون کو نہ فرمانا دلیل قوی ہو اسپر کہ یہان مراد نبوت ہی کہ حضرت سلیمان نبی ہوئے
اور دوسرے بھائی نبی نہوئے اور یہی دلیل ہی اس آیت سے کہ جو حضرت زکریا علیہ السلام کی زبانی
اللہ تعالی فرماتا ہی فَهَبْ لِي مِن لَّدُنكَ وَلِيًّا يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ یعنی بخش مجکو اپنے پاس سے
کوئی وارث کہ وارث ہو میرا اور وارث ہو آل یعقوب کا بلکہ آل یعقوب کے کہنے سے ہماری دلیل بہت
قوی ہوگئی اسواسطے کہ اگر مراد ہدایت اور نبوت نہین ہی تو یَرِثُ مِنْ آلِ یَعْقُوبَ کا لفظ لغو ہوتا ہی اور لغو
کلام اللہ مین معاذاللہ تجویز کرنا کفر ہی اسواسطے کہ لڑکا اپنے باپ کا وارث ہوتا ہی نہ پرائے گھر کا اور نبوت
اور ہدایت کی مراد لینے مین کچھ قباحت نہین کیونکہ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کا یہ مضمون ہوا کہ وہ لڑکا
نبی ہووے جیسے مین نبی ہون اور جیسے آل یعقوب مین نبوت تھی سوال مسلمان کی جان بھی جا کر مارنی کسی
مقام پر روا ہی یا نہین جواب تین گناہ پر روا ہی ایک خون کے بدلے دوسرے زنا کرنے پر سنگسار کرنا تیسرے
لوٹنے والے کو مارنا جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے انیسوین سیپارہ سورۂ فرقان کے چھٹے رکوع مین وَلَا
يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ترجمہ اور نہین خون کرتے جان کا جو منع کی اللہ نے مگر
جہان چاہیے ف مگر جہان چاہیے رسول نے فرمایا کہ مسلمان کی جان نہین مارتے سواے تین گناہ کے
خون کے بدلے یا بدکاری مین سنگسار کرنا یا راہ لوٹنے پر مارنا ۱۲ موضح القرآن سوال چہ می فرمایند
علماے دین و مفتیان شرع قویم قامع بنیان شرک و بدعت بانی طریق حق و احدیت اندرین مسئلہ کہ یک
شخص مسلمان تابع دین و ایقان تائب رسوم شرک و بدعات ہادی گمراہان براہ سنت و آیات در ماہ
محرم الحرام بسبب کمال محبت امامین علیہما السلام بتخصیص طعام قسم مالیدہ و شربت وغیرہ تیار نمودہ در
تاریخ پنجم و ہشتم و نہم و دہم مسکینان و طفلان را میخوراند و بوقت روانگی تعزیہ ہمراہش تا کربلا ہمان قسم
اکل و شرب و نیز دیگر اجناس مثل گندم و خشخاش وغیرہ میرساند و باعتراض مسلمانان بانواع امور شرک و بدعت
میگوید کہ میرسانیدم بجای کربلا جہت تقویت مجمع مسلمانان ست ورنہ بخانہ خود خورانیدمی اکنون حاصل سوال
اینکہ چنین کسان اکثرین ایام بتعین و تخصیص طعام و نصرت این امور چگونہ باشد بینوا توجروا جواب
مسلمانان و مالکان محبت اہلبیت علیہم الرضوان را باید کہ اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اتباع
اعمال اہلبیت کرام علیہم وعلی آبائہم السلام در اقوال و افعال و احوال نمایند چنانچہ بعد رسول اللہ حضرات
اہلبیت کردہ باشند و بعد حضرت علی مرتضی و اولاد و احفاد جناب شان و بعد ائمہ ہا مین اولاد و خلفا

ایجاد جناب شان کردہ باشند تلاش کردہ تعمیل نماید و از محدثات الامور فی الدین و اعمال جہال و مبتدعین
نفرت نمودہ شریک و ناصر شان نشود و تکثیر سواد آنہا ننماید اگر طعام مالیدہ وغیرہ چیزہای مباح بر محتاجان صرف
نمودن برای ثواب اموات بہتر ست اما در بعضی مقام موجب غرور گناہ میشود چنانچہ فرستادن طعام بخانہ اہلبیت
یک روز در شب مستحب ست اما اگر در انجا زنان نوحہ کنندہ باشند ممنوع ست بسبب اعانت بر گناہ پس باید کہ
خیرات وغیرہ بدون تعیین جشن و تاریخ و طعام ہر طعامی کہ خواہند بر محتاجین صرف نمایند اما روز عاشورہ
وسعت طعام بر عیال خود نمودن در حدیث شریف آمدہ است پس باید کہ بغیر تخصیص طعام ہر طعامیکہ
پسند آید بر اہل و عیال خود وسعت نماید و بر ہمسائگان و مساکین کہ مجتنبین از بدعت باشند تقسیم نماید
مضائقہ ندارد و تعیین تاریخ و تخصیص طعام مالیدہ و شربت وغیرہ از قبیل بدعت ست واللہ اعلم
بالصواب جعفر علی **سوال** حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روز عید الضحی کے اپنے ہاتھ سے قربانی
کا ہے اونٹ کی ذبح کیا تھا یا نہیں **جواب** کیا تھا جیسا کہ کتاب مشکوۃ المصابیح کے باب الاضحیہ فصل
اول میں ان حدیثوں سے ثابت ہو عن انس رضی اللہ عنہ قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحھما بیدہ وسمی وکبر قال رایتہ واضعا
قدمہ علی صفاحھما ویقول بسم اللہ اللہ اکبر متفق علیہ ترجمہ روایت ہو انس سے کہا انس
نے قربانی کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنبہ کالے شاخدار ذبح کیا دونوںکو اپنے ہاتھ سے اور
بسم اللہ اور اللہ اکبر کہا اور کہا انس نے کہ دیکھا میں نے آنحضرتؐ کو جب رکھنے والے تھے اپنے پاؤں کو
انکے برابر اور کہتے تھے بسم اللہ اللہ اکبر متفق ہیں اسپر بخاری اور مسلم اور دوسری حدیث یہ ہو وعن
جابر رضی اللہ عنہ نحر النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن نسائہ بقرۃ فی حجۃ رواہ مسلم ترجمہ اور
روایت ہو جابر رضی اللہ عنہ سے قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بی بیوں کی طرف سے ایک گائے
بیچ حج کے روایت کیا اسکو مسلم نے **سوال** اللہ تعالی نے جو فرمایا ہے کہ زانی کو سو کوڑے مارو تو مرد اور
عورت دونوں کو سو سو کوڑے مارے یا اکیلے مرد ہی کو کہا **جواب** دونوں کو سو سو کوڑے مارنا چاہیے
جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے اٹھارھویں سیپارہ سورہ نور میں الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما
مائۃ جلدۃ ترجمہ زنا کرنیوالی اور زنا کرنیوالا پس مارو ہر ایک کو ان دونوں میں سے سو درے ۱۲
سوال وہ کون چیز ہے جو کچھ نہیں ہے **جواب** وہ دنیا ہے جو کچھ نہ رہیگی ۱۲ اظہار اسلم **سوال** اگر کسی

شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا پھر بغیر صحبت کیے اُسکو طلاق دیا تو مہر دینا اُس شخص پر واجب ہی یا نہین
اور وہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کیا چاہے تو بعد عدت کے کرے یا چاہے تو اُسی وقت کر لیوے
جواب اگر بغیر صحبت اور خلوت کے طلاق دیا تو اگر مہر ٹھہر چکا ہو تو آدھا دینا پڑیگا اور اگر نہین ٹھہرا ہی تو
ایک جوڑا کپڑا دینا چاہیے اور نکاح چاہے تو اُسی وقت خواہ جب چاہے کرے عدت بیٹھنا ضرور نہین
مگر جو خلوت ہوئی اگرچہ صحبت نہوئی ہو تو مہر بھی پورا دینا پڑیگا اور عدت بھی بیٹھنا جیسا کہ فرمایا اللہ جل شانہ
نے بائیسوین سیپارہ سورہ احزاب کے چھٹے رکوع مین یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ
ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَیْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ
سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا **ترجمہ** اے ایمان والو جب تم نکاح کرو مسلمان عورتون کو پھر اُنکو چھوڑ دو
پہلے اس سے کہ ہاتھ لگاؤ سو تمپر حق نہین تمھارا عدت مین بیٹھنا کہ گنتی پوری کراؤ سو اُنکو دو کچھ فائدہ
اور رخصت کر دو بھلی طرح **فائدہ** بغیر صحبت ہوئے جو مرد چھوڑ دے عورت کو اُسکا مہر بندھا تھا
تو آدھا دے اگر نہ بندھا تھا تو کچھ فائدہ دے یعنی ایک جوڑا پوشاک اور اُسی وقت چاہے تو وہ عورت
اور نکاح کر لے عدت نہین اور اگر خلوت ہوئی گو صحبت نہوئی تو مہر ہی پورا دینا اور عدت بھی بیٹھنا ۱۲ موضح القرآن
سوال پکی اینٹ بنانے کی پہلے کسنے ترکیب نکالی ہی **جواب** فرعون نے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
حضرت موسیٰ اور فرعون کے قصے مین فَاَوْقِدْ لِیْ یٰهَامٰنُ عَلَی الطِّیْنِ فَاجْعَلْ لِّیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْٓ اَطَّلِعُ
اِلٰٓی اِلٰهِ مُوْسٰی وَاِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ **ترجمہ** آگ دے اے ہامان میرے واسطے گارے کو پھر
بنا میرے واسطے ایک محل شاید مین جھانک کر دیکھون موسیٰ کا رب اور میری اٹکل مین تو وہ جھوٹا ہی
ف گارے کو آگ دے یعنی پکی اینٹ بناتے ہین پکی اینٹ اول مین بنانے کی ترکیب اُسنے نکالی
کہ عمارت اونچی بناوے تو پتھر کے بوجھ سے گر نہ پڑے ۱۲ موضح القرآن **سوال** جب حضرت نوحؑ کی
قوم پر طوفان آیا تھا اُسوقت مین حضرت نوحؑ کے گھر کے کل آدمی غرق ہوئے تھے اور کچھ بچے تھے اور
حضرت نوحؑ نے نشان طوفان کا کچھ بتا رکھا تھا آگے سے یا نہین **جواب** سورہ ہود مین آیت حَتّٰٓی
اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا تک کے فائدے مین لکھا ہی کہ ایک بیٹا کنعان اور اُسکی ماں یہ دونون ڈوبے اور تین
بیٹے بچے جنکی اولاد ساری خلق ہی اور تنور تھا حضرت نوحؑ کے گھر مین طوفان کا نشان بتا رکھا تھا
کہ جب تنور سے پانی اُبلے تب کشتی مین سوار ہو ۱۲ موضح القرآن **سوال** اللہ تعالیٰ پر جھوٹھ بولنا

کی طرح پر ہی جواب کئی طرح پر ہی جیسے علم مین غلط نقل کرنا یا خواب جھوٹھ بنا کر بیان کرنا یا عقل سے حکم کرنا دین کی باتین یا دعوی کرنا کہ مین کشف رکھتا ہون یا اللہ کا مقرب ہون ۱۲ موضح القرآن سوال تمام قرآن شریف مین سجدہ کے مقام کتنے ہی جواب چودہ مقام پر اور اس تمام سے سات فرض اور تین واجب اور چار سنت سوال سجدہ فرض اور واجب اور سنت کون کون سورتون مین ہین جواب سات فرض سورہ اعراف اور سورہ رعد و نحل و بنی اسرائیل و مریم و حج و ص مین اور تین سجدہ واجب سورہ فرقان و سجدہ یعنی الم تنزیل و فصلت مین اور چار سجدہ سنت ہین سورہ نمل و نجم و انشقت و علق یعنی سورہ اقرا مین سوال وہ کون سورہ ہی کہ اول اسکا تحمید اور آخر اسکا دعا اور درمیان اسکا اخلاص ہی جواب وہ سورہ فاتحہ ہی یعنی الحمد سے مالک یوم الدین تک تحمید اور ایاک نعبد سے نستعین تک اخلاص اور اہدنا الصراط المستقیم سے آخر سورہ تک دعا ہی ۱۲ منتہی الکلام سوال وہ کون کلمہ ہی کہ اول اسکا کفر اور آخر اسکا ایمان ہی جواب وہ کلمہ ہی لا الہ الا اللہ ہی یعنی لا الہ کفر اور الا اللہ ایمان ہی ۱۲ منتہی الکلام سوال بیگناہ کو قتل کرنا سخت گناہ ہی یا زنا کرنا جواب بیگناہ کو قتل کرنا سخت گناہ ہی سوال قتل مین دو ہی گواہ اور زنا مین چار گواہ ہونا اسکا کیا سبب ہی جواب زنا مین مقصود ہی چھپانا عیب کا اور قتل مین ثابت کرکے قاتل سے دلوانا حق مقتول کے وارثون کا ۱۲ منتہی الکلام سوال سائل ہی فقیرہ عاجزہ مسماۃ ہندہ چارون مذہب کے علما سے اس بات کی کہ ابتدائے بلوغ مین اس غریبہ کا نکاح میرے بزرگون نے زید کے ساتھ کردیا چند مدت کے بعد وہ کہین چلا گیا مفقود الخبر ہوگیا پانچ برس سے زیادہ گذرا کہ اسکا ٹھکانا معلوم نہین نہ اسکا جینا معلوم نہ مرنا نہ کوئی خط آیا نہ کچھ خبر آئی مین کھانے اور کپڑے کی محتاج حالت تباہی مین گرفتار رہون اکثر لوگ قیاس سے کہتے ہین کہ وہ کہین مرگیا ہوگا جیتا ہوتا تو آتا اور میرے جی مین بھی وسواس شیطانی آیا کرتا ہی اب تک مین نے اپنے نفس کو روکا شرم و حیا کے سبب سے کچھ زبان پر نہ لائی لیکن اب طاقت صبر کی نرہی ناچار ہو کر سائلہ ہون کہ چارون مذہب مین سے کسی مذہب مین مفقود کا نکاح توڑنے کا حکم ہووے تو میرے حال پر رحم کرکے للہ فتوی دو تو مین بدکاری سے بچون کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اور مین نے علما سے سنا ہی کہ حالت مجبوری اور تنگی مین چارون مذہب مین سے جسپر چاہے عمل کرے مگر باہر چارون مذہبون سے نہو حالت اضطرار مین اللہ تعالی نے حرام کو بھی حلال

ایا ہی ویسی حالت میری ہی آدمی اپنا حال آپ ہی خوب جانتا ہی اور خدا تو سب کے حال کا عالم اور دانا
جو کوئی اس مسئلہ کو جانے اور چھپا وے تو خدا کے یہان سزا پاوے مین یکتہا فائدہ اسکی قلبہ
آیت قرآنی ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو عالم مسئلہ جان کے چھپا وے تو اسکے منھ مین
آگ کی لگام دی جاویگی اور وہ گونگا شیطان ہی بینوا توجروا **جواب** امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
موطا مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلہ بموجب فرماتے ہین کہ جب چار برس تک مفقود
کا حال نہ معلوم ہو تو وہ عورت اپنے نکاح توڑنے مین مختار ہی اور حنفی مذہب کے بعضے
فتاوی مین یون ہی کہ عورت اپنے تئین مالکی مذہب قرار دیکر مسئلہ پوچھے تب علما حنفیہ بھی مثل
امام مالک کے مذہب کا لکھین تب وہ قاضی کے پاس جاوے اپنا حال کہے اور فتوی دکھلاوے
قاضی اس مفقود کی موت کا حکم دے یا نایب اس عورت کو طلاق دے اور وہ عورت موت کی عدت
بیٹھے ترک زینت کرے دونون صورت مین اسکے بعد نکاح کرے اندر عدت باقول نکاح کے اگر مفقود
آویگا تو عورت اپنی پاویگا اور بعد نکاح کے نہ پاویگا اسواسطے کہ حکم دار القضاء کا رد نہین ہو سکتا
جیساکہ مولوی محمد سلیم مرحوم جب قاضی محمد آ کے تھے عبد اللہ مفقود کے باب مین کیا تھا اور شیخ
عمر بن عبد الرسول رئیس مکہ معظمہ جمع بین الصلوتین کا فتوی مدینہ منورہ کی راہ مین دیا تھا اور
ابن صعود نے حاشیہ درمختار کی عبارت لکھا واللہ اعلم بالصواب الیہ المرجع والمآب جعفر علی ۱۲۹۱
سوال عورتون کو تکلیف حیض آنے کی کیون دی گئی اور کیا سبب ہی **جواب** جب
حوا علیہ السلام نے قصور گیہون کھانے کا کیا اسی سبب سے اللہ تعالی نے انکو اور ان کی
لڑکیون کو بلاے حیض مین گرفتار کیا اور بعضے متفرقات مین ہی کہ جب حوا علیہا السلام نے شجر سے
گیہون توڑا تو اس سے چند قطرے دودھ کے گرے اسوقت حق تعالی نے کہا کہ جیسا تو نے
مجھ سے دودھ کے قطرے گرائے حق تعالی حکم سے اسکے بدلہ مین خون کے قطرے گرادے مین اسکی
وعلامت قبولیت کے اثر سے حوا اور انکی لڑکیان قیامت تک حیض کے رنج مین گرفتار ہوئین مفیدۃ
النسا **سوال** کم مدت حیض کی تین دن اور زیادہ دس روز ہین اسکا کیا سبب ہی **جواب** سبب یہ
کہ جب حوا علیہا السلام نے ارادہ گیہون کھانے کا کیا تو پاؤن سے چلین اور ہاتھ سے توڑا اور منھ سے
کھایا اسواسطے مقابلہ مین ان تینون اعضا کے کم مدت حیض کے تین دن مقرر ہوے اور گیہون

اسماء هر قوم باشد بلا شبهه حرام ست خواه خود بکشد یا دیگرے بہ نیابت شان بکشد در صورت از تحیرة
خارج و در حکم ما اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ معدود و اگر کفار هنگام رها کردن جانوران مذکوره بگویند که منتی
احتکتها فی الله پس هر که آنها را خواهد گرفت در حقش حلال طیب خواهد بود در هر تصرفی که بخواهد آن
خواهد نزد اگر وقت ذبح نام آنها کلمهٔ مذکوره نگفته لیکن در ذبح بزعم شان اگر آن جانور را کسی بگیرد مرام شود
یا خبر گرفتن آن جانور شنیده راضی شود پس در صورت نیز همگان حکم است که مذکور شد و اگر کافری
جانوری را بنام بتان یا بنام آبا و اجداد خود بکسی ببخشد نیز حکم مرقوم نافذ والله اعلم حرره ابو الفیض محمد
رکن الدین محمد المدعو به تراب علی عفی عنه **تراب علی** سوال جب آدمی مرتا ہی تو اسکے غم سے
آسمان و زمین بھی روتے ہیں یا نہیں جواب مسلمان کے مرنے سے یہ دونوں روتے ہیں سوا ہے
کافر کے جیسا کہ فرمایا اللہ صاحب نے پچیسویں سیپارہ سورۂ دخان کے دوسرے رکوع میں فَمَا
بَکَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ وَمَا کَانُوْا مُنْظَرِیْنَ ترجمہ پھر نہ رویا انپر آسمان و زمین اور نہ ملی
اُنکو ڈھیل ف حدیث میں فرمایا ہی کہ مسلمان کے مرنے سے روتا ہی دروازہ آسمان کا جس سے
اُسکی روزی اترتی ہی اور زمین جہاں وہ نماز پڑھتا ہی ۱۲ موضح القرآن

رباعی تاریخ تالیف تصنیف مؤلف رح

شده تالیف این نامه جواب سائلین مشهور	دلے مطبوع شد یکبار بسعی پاک صاحب فیروز
بدوم فکر تاریخش پشیمانم جواب از قبر	خرد گفته چه میترسی که کافی هیر دو تمام عجب خوب ۱۲۹۶ھ

الحمد لله والمنة که یه رساله ۱۲۸۶ھ میں تالیف ہو کے تیار ہوا

قطعهٔ تاریخ تصنیف ایضاً

ہوا جبکہ تیار یہ جامع مسائل	ہوئی فکر تاریخ مجھکو ضرور
ہوئی ہاتف غیب سے یہ ندا	کہ تاریخ بیشک ہی اسکی غفور ۱۲۹۶ھ

تمام شد رسالۂ جواب السائلین

۱

معبودان باطل یا اپنے باپ دادے کے نام پر چھوڑ دیتے ہین یا کسی کو دیدیتے ہین اور سوائے آزاد
کرنے کے ہرگز انکو ذبح کرنا منظور نہین ہوتا اسکو بھی حرام سمجھا ہے تو اس صورت مین ہمکو لکھنا تین
مضمون کا ضروری ایک تو فرق درمیان اُس جانور کے کہ جسکو آیت وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ
حرام ٹھہرائی ہے اُس جانور سے کہ جسکو آیت کُلُوا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ حلال فرمائی ہے دوسرے
مضمون وجہ حرام ہونے اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ والے جانور کے اور وجہ حلال ہونے کا فرمان سبکے
آزاد کئے جانور کے موافق آیات کے اور تیسرے مضمون شبہات اور تلبیس و نادانی دور
قسم مین تمیز نکرنے والون اور رد شبہات و دفع تلبیس اُنھون کا اسواسطے اس رسالہ مین
تین فصل مقرر ہوئین **فصل پہلی** جاننا چاہئیے کہ کفار زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معبود
باطل مثل لات ومنات وعزی کے نام پر جانور مقرر کرتے تھے اور اُسکو بعضے قریب بیت اللہ کے
لاکے اور بعضے قریب اُن بتون کے ذبح کرتے تھے اُن جانورون کی حرمت کے بیان مین ما
اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ قرآن شریف مین چار مقام پر نازل ہوا **اوّل** سورہ بقرہ **دوسرے**
سورہ مائدہ **تیسرے** سورہ انعام **چوتھے** سورہ نحل مین اور آیۂ وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ سورہ
مائدہ مین اور منظور ان کا ذبح کرنے سے اُن جانورونکو ذبح کرنا اُن بتون کی تعظیم پر تھا جیسے ہندو بکرا بھینسا
بھوانی وغیرہ کے نام مقرر کرکے بل دیتے ہین گویا اسکی جان کو نذر اس بت کی کرتے ہین اسکے گوشت
کو کھاوین یا نہ کھاوین اور آیت بیچ حرمت اُن جانورون کے عام ہے کیونکہ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ
اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ فرمایا یعنے جو جانور کہ اسکے حق مین شہرت دیجاوے کہ غیر خدا کا ہے خواہ
بت ہو یا روح خبیث یا کسی ولی کے نام مقرر کرین یا کسی نبی کے جیسا کہ تفسیر نیشاپوری و
فتح العزیز وغیرہ تفاسیر مین ہے سوائے خدا کے کسیکا نام واسطے تقرب و تعظیم کے اُسپر لیگا
حرام ہوگا اور ذبح کرنیوالا مرتد جیسا کہ تفسیر نیشاپوری مین ہے قال العلماء لو ان مسلما ذ
ذبح ذبیحۃ وقصد بذبحھا التقرب الی غیر اللہ صار مرتدا وذبیحتہ ذبیحۃ مرتد یعنے علما کا اتفاق ہے اس بات پر
اگر کوئی مسلمان ذبح کرے کوئی جانور اور قصد کرے عبادت اور تعظیم سوائے خدا کے دوسرے
کی وہ شخص مرتد ہوجاویگا اور جانور مرتد کے ذبح کی طرح حرام ہوگا اسی مین داخل ہے توپ کا بکرا کہ جب
چھوٹنا اسکا بند ہوجاتا ہے اور جاہل لوگ جانتے ہین کہ کسی بھوت وپری نے اسکا چھوٹنا بند کر دیا ہے

یا پیر بکرا کرتے ہین اور بی بی حویلی کا بکرا جنون کی ایذا کے ڈر سے یا امیرون کے آنیکے وقت
انکی تعظیم کیواسطے بکرا ذبح کر کے سامنے ڈالنا یہ سب حرام ہین اللہ تعالے کے سوا اے دوسرے
کی تعظیم کیواسطے ذبح کیے جاتے ہین پھر وہ جانور پر اللہ کے نام سے ذبح کیا جاوے یا دوسرے
کا نام تعظیم کے تصور کر لیا جاوے اور نام پاک اللہ تعالے کا محض بسبب عادت کے ہو خلاصہ جو بکرا مہمان
کے کھانے کے واسطے ذبح کیا جاوے وہ اسمین داخل نہین ہے وہ حلال اور طیب ہے اور سنت حضرت ابراہیم
علیہ السلام کی کیونکہ اللہ تعالے کی تعظیم کیواسطے ذبح ہوا ہے اور مہمان کے کھانے کیواسطے اب فرق سمجھو اس
جانور کا ساتھ اس جانور کے جو ہندوستان کے ہندو اور بعضے کم ہمت وقت ظاہر ہونے مرض وبا وغیرہ آفات
کے چھوڑا ان باطل مثل بھوانی وغیرہ کے نام کر کے اپنے ملک سے نکال کر کسی بالی کو دیتے ہین یا چھوڑ دیتے
ہین یا ہندو سانڈ بجار چھوڑا کرتے ہین مگر بجار مین ایک سبب ہے اور کہ اسکو ہم جدا بیان کرینگے اس اقسام کے
جانور مانند سائبہ اور بحیرہ کے ہین کہ عرب کے کفار اسکو چھوڑا کرتے تھے اور ان جانورون کو کھانا حرام جانتے
تھے اور چھوڑنا ان جانورون کو وہ آزاد کرنا اور اپنے ملک سے نکال دینا انکی غرض تھی ذبح کرنا اور بیچ دینا اور اسیواسطے
مولنا عبد الحی علیہ الرحمۃ بیچ بیان فرق جانور وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ کے اور جانور آزاد کیے ہوئے کے
بیان مین فرماتے ہین کہ جانور اہل لغیر اللہ مشابہت ساتھ قربانی کے رکھتا ہے سوا اسواسطے وہ
بھی شرک و حرام ہے اور جانور بھی اور بسبب آزاد کیا ہوا جانور مشابہت رکھتا ہے ساتھ چھوڑنے
کے اور بدھی بنانے فاسقون کے اپنے لڑکون کو بعض فعل شرک ہے اسی طرح جو جانور کسی کے
نام آزاد کر کے کھیتی کو چرنے ڈالتے ہین اس شخص کی ملک ہوجاتا ہے اس شخص سے بطور ہبہ و بیع کے
کھانا درست ہے اور جانور کسی کی ملک ہی نہین اور جو جانور کہ ہندو آزاد کر کے اپنے ملک سے باہر
کر دیتے ہین وہ بسبب ندرت کے جو مزاحمت نکرین ملک کی ہو جاتا ہے اور جو مزاحمت مالک کی
کرین تو صاف حرام ہے بسبب غصب کے اسمین کچھ شبہہ نہین اور اگر مزاحمت ملک کی
نہ کرین بلکہ دوسری صورت سے کرین جیسے ہندوؤن کے مذہب مین گائے
کی تعظیم ہے اور ذبح کرنا اسکا بڑا عذاب ہے تو اس سبب سے ہندو سانڈ کے ذبح سے
ممانعت کرتے ہین اور لڑنے مرنے پر مستعد ہوتے ہین نہ ملک کی راہ سے کہ یہ سانڈ ہمارا
ہی ہے بلکہ بہانا سے یہان تک کہ اگر کوئی مسلمان اپنی گائے کو ذبح کریگا تو ہندو کو اگر اختیار رہوگا تو نہ

معبودان باطل یا اپنے باپ دادے کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں یا کسی کو دیدیتے ہیں اور سوائے آزاد
کرنے کے ہرگز انکو ذبح کرنا منظور نہیں ہوتا اسکو بھی حرام سمجھا ہے تو اس صورت میں ہمکو لکھنا تین
مضمون کا ضروری ایک تو فرق درمیان اُس جانور کے کہ جسکو آیت وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ
حرام ٹھہرائی ہے اُس جانور سے کہ جسکو آیت كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ حلال فرمائی ہے دوسرے
مضمون وجہ حرام ہونے اُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ والی جانور کے اور وجہ حلال ہونے کافروں کے
آزاد کئے جانور کے موافق آیات کے اور تیسرے مضمون شبہات اور تلبیس و نادانی دو
قسم میں تمیز نکرنے والوں اور رد شبہات و دفع تلبیس اُنھوں کا اسواسطے اس رسالہ میں
تین فصل مقرر ہوئیں

فصل پہلی

جاننا چاہئے کہ کفار زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معبودان
باطل مثل لات و منات و عزّیٰ کے نام پر جانور مقرر کرتے تھے اور اُنکو بعضے قریب بیت اللہ کے
لاکے اور بعضے قریب اُن بتوں کے ذبح کرتے تھے اُن جانوروں کی حرمت کے بیان میں مَا
أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ قرآن شریف میں چار مقام پر نازل ہوا اوّل سورہ بقرہ دوسرے
سورہ مائدہ تیسرے سورہ انعام چوتھے سورہ نحل میں اور آیہ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ سورہ
مائدہ میں اور منظور ان کافروں کا اُس جانور کو ذبح کرنا اُن بتوں کی تعظیم پر تھا جیسے ہندو [illegible]
بھوانی وغیرہ کے نام مقرر کرکے بل دیتے ہیں گویا اسکی جان کو نذر اس بت کی کرتے ہیں اُسکے گوشت
کو کھاویں یا نہ کھاویں اور آیت بیچ حرمت اُن جانوروں کے عام ہے کیونکہ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللهِ
أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهِ فرمایا یعنے جو جانور کہ اسکے حق میں شہرت دیجاوے کہ غیر خدا کا ہے پھر وہ غیر
بت ہو یا روح خبیث یا کسی ولی کے نام مقرر کریں یا کسی نبی کے جیسا کہ تفسیر نیشاپوری و تفسیر
فتح العزیز وغیرہ تفاسیر میں ہے سوائے خدا کے کسیکا نام واسطے تقرب و تعظیم کے اسپر پکارا جاوے
حرام ہوگا اور نذر کرنیوالا مرتد جیسا کہ تفسیر نیشاپوری میں ہے قال العلماء لو ان مسلما ذبح
ذبيحة وقصد بذبحها التقرب الى غير الله صار مرتدا وذبيحته ذبيحة مرتد یعنے علما کا اتفاق ہے بابت یہ کہ
اگر کوئی مسلمان ذبح کرے کوئی جانور اور قصد کرے عبادت اور تعظیم سوائے خدا کے دوسرے شخص
کی وہ شخص مرتد ہوجاویگا اور جانور مرتد کے ذبح کی طرح حرام ہوگا اسی طرح اگر ہو توپ کا بکرا کہ جب
چھوٹنا اسکا بند ہوجاتا ہے اور جاہل لوگ جانتے ہیں کہ کسی بھوت و پری نے اسکا چھوٹنا بند کر دیا ہے

اور سائبہ حکم ایک ہی اشیا کے حلال ہونے پر دلیل یہ آیت ہے مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَائِبَةٍ وَّلَا
وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ یہ آیت
سورہ مائدہ میں ہے ترجمہ اسکا یہ ہے نہیں ٹھہرایا اللہ تعالے نے بحیرہ اور سائبہ اور نہ وصیلہ اور
حامی و لیکن کافر باندھتے ہیں اللہ پر جھوٹ اور انمین بہتوں کو عقل نہیں فقط مولانا عبد القادر علیہ الرحمۃ
موضح القرآن میں لکھتے ہیں یعنی یہ کفر کی رسمیں تھیں کہ مواشی میں کوئی بچہ نیاز رکھتے بت کے
نام پر اسکا کان چیر دیتے نشان کو اسکو بحیرہ کہتے اور کوئی جانور بت کے نام پر آزاد کرتے اُس کو
اپنے اختیار سے چھوڑ دیتے وہ سائبہ تھا اور بعض شخص نے ٹھہرایا کہ جو بچہ نر ہو وہ بت کی نیاز ذبح کروں
اور جو بچہ مادہ ہو میں رکھوں پھر اگر نر و مادہ دونوں ملے ہوئے ہوتے تو نر بھی آپ رکھتا مادہ کے ساتھ وہی
وصیلہ تھا اور جس اونٹ کی پشت سے دس بچے پورے ہوتے تو لائق سواری اور بوجھ کے اُسکے باپ
کو آزاد بالموقوف کر دیتے اور چارہ پانی پر سے نہ ہانکتے وہ حامی ہوا یہ سب عادات رسمیں تھیں اللہ اسکو حکم شرعی
سمجھتے انتہی اور تفسیر جلالین میں بیچ شان نزول آیت یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا
طَیِّبًا کے لکھا ہے کہ یہ آیت اُس شخص کے حق میں نازل ہوئی کہ جو سائبہ اور بحیرہ کو حرام کہتا تھا
اور اسی تفسیر میں بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَا کے بیان میں ہے کہ ہمارے باپ دادے کی سند لاتے تھے بت
پوجنے اور سائبہ اور بحیرہ کے حرام جاننے پر فقط اور تفسیر جامع البیان میں بیچ آیت یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ
کے ہے مِمَّا حَرَّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ مِنَ الْبَحِیْرَةِ وَالسَّآئِبَةِ وَالْوَصِیْلَةِ انتہی یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حلال کر دیتے ہیں انکو ستھری چیز جو حرام کیا تھا اُنھوں نے اپنی جانوں پر مثل بحیرہ اور سائبہ
اور وصیلہ کے

فصل دوسری بیچ بیان وجہ حرام ہونے اُس جانور کے کہ جسکے ذبح میں پہلی آواز دی جاوے غیر اللہ کے نام کی

چنانچہ مولانا شاہ عبد العزیز علیہ الرحمۃ نے
تفسیر فتح العزیز میں بیان فرمایا ہے کہ جو جانور باسم اللہ تعالے کے نام ذبح ہوتا ہے وہ حلال ہے اس واسطے
کہ روح جسم کو پاک رکھتی ہے جب تک روح جسم میں ہے یہ جسم نجس نہیں ہوتا اور نہ سڑتا نہ گلتا اور
روح جانور کی نکلتی ہے ساتھ نام اللہ کے تو اللہ تعالے کا نام مبارک پاک کرنے میں اُس جسم کے
قائم مقام روح کے ہوا اسی واسطے جو جانور آپ سے مرے اگرچہ بکری یا گائے ہو حرام ہے کیونکہ اللہ تعالے
کا نام قائم مقام روح کے نہ ہونے پایا اور وہ جانور مردار ہو گیا اور جس جانور کی جان نکالنے کے وقت

غیر کا نام لیا گیا وہ مردار سے بھی بدتر ہو گیا ایک تو اللہ تعالے کا نام اسپر نہ لیا گیا دوسرے اور زیادتی
ہوئی کہ غیر کا نام لیا گیا تو یہ جانور حرام ہونے میں وہ مردار سے بھی بڑھ گیا اور کوئی اگر شبہہ کرے
کہ جس جانور کو جاہل لوگ اولیا کی نذر کرتے ہیں سمجھے پھر اُسے اللہ ہی کے نام سے ذبح کرتے ہیں تو یہاں وجہ
بھی اللہ تعالے کے نام مبارک کو قایم مقام ذبح کے سمجھ کے اُسکو حلال جانو جواب اسکا یہ
کہ قاعدہ شرعی یہ ہے مقدمہ ذبح کے یہ ہے کہ اللہ تعالے کا نام قابض ہو اُس جانور کے ذبح میں لیا جاوے
تب حلال ہوا اسواسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہے جَرِّدُوا التَّسْمِيَةَ یعنے ذبح میں تسمیہ اللہ اکبر
آگے خالص کیا کرو بدون تلاوت نام غیر کے جیسا کہ ذبح ہدایہ کے ہے پھر اگر ذبح کیوقت کوئی شخص
کہے بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ محمد کی دال کو کسرہ پڑھے تو بیشک حرام ہے اور اگر محمد کی دال کو ضمہ پڑھا
تو مکروہ ہے اور اگر نیت ذبح جانور کی واسطے بت یا پیر یا پیغمبر کے کرے اور زبان سے بسم اللہ اللہ اکبر
کہکے ذبح کرے تو بھی حرام ہے اگرچہ ظاہر میں غیر کا نام نہیں لیا گیا مگر نیت میں تو ہے اسواسطے کہ
نیت عمل کی عمل کے ساتھ رہتی ہے تمامی عمل تک جیسا کہ اصول فقہ میں ہے اور وجہ حلال ہونے
بحیرہ و سائبہ و حام کی یہ ہے کہ کفار زمان جاہلیت کے ان جانوروں کو تعظیما حرام جانتے تھے بلکہ دا
و بانی وقت سے اُن جانوروں کو ہانکتے نہ تھے اور یہ بات تشریع ہے یعنے شریعت مقرر کرنا ہے اور
شریعت مقرر کرنے کا اختیار سواے خدا و رسول کے دوسرے کو نہیں ہے اسواسطے اللہ تعالے نے
اُنکے حرام کرنیکو منع فرمایا اور تمامی اس آیت کی جو آیا ہے وَلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ
اسیطرف اشارہ ہے کہ جب اللہ تعالے نے یہ بات مقرر نہ کی تو دوسرے کا مقرر کرنا اللہ تعالے پر جھوٹ
باندھنا ہے جیسا کہ دوسری آیت میں جو سورہ نحل کے فرمایا ہے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا
حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ
یعنے نہ کہو جو وصف کرتی ہے تمہاری زبان کہ یہ حلال اور یہ حرام بے دلیل شرعی کہ باندھو جھوٹ
اللہ تعالے پر جھوٹ بیشک جو لوگ باندھتے ہیں اللہ تعالے پر جھوٹ وہ مراد کو نہ پہونچینگے
بلکہ عذاب میں پہنچینگے جیسا کہ تفسیر جامع البیان میں ہے اب خیال کرو کہ ان آیات میں اپنی
طرف سے کسی چیز کو حلال و حرام کہنے کو افترا علی اللہ فرمایا

فصل تیسری بیچ تلبیس و ناروائی و دفع شبہات کم فہموں کے

جاننا چاہیے کہ بعضے لوگ نے جب معلوم کیا کہ جو جانور کہ غیر کے نام پکارا

بعد آواز دیا گیا وہ بموجب آیت وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ کے حرام ہے تو انھون نے گمان کیا کہ سانڈ
کو بھی ہندو اپنے باپ دادے کے نام شہرت دیکر چھوڑ دیتے ہین جیسا کہ مشہور ہے کہ فلانے ہندو نے
اپنے باپ دادے کے نام سانڈ داغ کرکے چھوڑا ہے تو انھون نے اسکو بھی أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ مین داخل سمجھا
اور آیت مَا جَعَلَ اللَّهُ مِن بَحِيرَةٍ کے معنون کا خیال نہ کیا یہ تو انکی نادانی ہے کیونکہ چھوڑنیکا حکم اور ہے
اور ذبح کرنیکا اور جیسا کہ اوپر گذرا اور بعد معلوم ہونے اصل حقیقت کے بعضون نے اپنے عقیدہ کو ٹھیک
کیا کہ سانڈ کو ذبح کرنا اھل بہ لغیر اللہ مین داخل نجانا اور بعضون کو حمیت جاہلیت دامنگیر ہوئی کہ ہم تو نادان ہین ہم
نے سب لوگون کے سامنے اسکو حرام کہا تھا اب ہم کیونکر حلال کہین دنیا کی عیرت مین بٹا لگتا ہے تو اسی بات
پر اڑ گئے اور اِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ مین داخل ہوئے اپنے جان بوجھ کے حق پوشی کی جب نہین
سمجھے تھے تب بیگناہ تھے اب جان بوجھ کے چھپانے سے سخت گنہگار اور قابل لعنت خدا کے ہوئے ایسا ہی لوگون
کے حق مین قرآن شریف مین وارد ہے یعنے آیہ اِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ
مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ یہ لوگ ہم اس سے
بھی بڑھ گئے کہ لوگون کو گمراہ کرنے لگے جو شخص نہین سمجھتا تھا اسکو بھی انکا حرام کہنا گمراہ ہونیکو کافی ہے اور
شیطان کی حاجت نہ ہی اور جو شخص کہ سمجھتا تھا اس سے کہنے لگے کہ دیکھو پیر اور پیغمبرون کے نام کا بکرا تو
حرام ہووے اور بھوانی اور کالی کے نام کا حلال تو یہ حلال کہنے والے لالچ کے دام مین مبتلا ہین کہ مفت
کے بکرے بچھڑے ہاتھ لگتے ہین کیون چھوڑین مفت راجہ بیدگفت اور جسکو دیکھتے ہین کہ سمجھ اس کی زیادہ
ہے اسکو کہتے ہین کہ یہ لوگ تعزیہ پر چڑھائی چیزون کو حلال کہتے ہین کیونکہ دونون کا حال ایک ہی تو
حال یہ کہ یہ بھی انکی غلط فہمی ہے اسواسطے کہ جو چیز تعزیہ اور جھنڈا وغیرہ پر چڑھائی جاوے اس کو بحیرہ اور
سائبہ کے ساتھ ہرگز مشابہت نہین مگر سانڈ وغیرہ جانورونکو مشابہت ہے جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہین
بیان تلبیس اور تلبیس انکا یہ ہے کہ لوگون سے کہتے ہین کہ یہ مسئلہ ہے کہ جس مقام پر دو عالم ایک بات
مین اختلاف کرین یعنے ایک حلال کہے اور دوسرا حرام تو اس مقام پر حرمت پر عمل کیا جاویگا کیونکہ
حلال کے ترک مین کچھ گناہ نہین اور حرام مین مبتلا ہونے سے سخت عذاب ہے **دفع تلبیس** دفع اس
تلبیس کا یہ ہے کہ جس مقام پر قرآن اور حدیث سے کوئی مسئلہ صاف صاف معلوم نہین ہوتا ہو اور قیاس
کے رو سے ایک عالم اسکو حلال کہتا ہو اور دوسرا حرام اس مقام پر ایسا ہی حکم ہے کہ شبہہ کی چیز سے پرہیز کرے

اور جس مسئلے کی حلت صاف قرآن اور حدیث سے نکلے اور سب علمائے عقلی اور مفسرین بموجب اُس آیت
کے حلت کا فتویٰ دیوین اُس حرام پر یہ مسئلہ بیان کرنا مسلمانون کو فریب شیطانی مین گمراہ کرنا ہی جسکے
دفع کیواسطے خود اللہ تعالے سورۂ بقر مین فرماتا ہی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ
حَلٰلًا طَیِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ اِنَّمَا یَاْمُرُکُمْ بِالسُّوْٓءِ
وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ اے ایمان والو کھاؤ جو چیزین زمین
مین ہین حلال ستھری اور نہ پیروی کرو قدمون شیطان کی بیشک وہ واسطے تمہارے دشمن صریح ہی وہ تو
یہی حکم کرتا ہی تم کو ساتھ برائی و بے حیائی کے اور یہ کہ باندھو تم اللہ تعالے پر جو نہین جانتے اپنے سے جو
حرام جاننے سے اس چیز کے انکار لازم آتا ہی آیات قرآنی سے کہ اس سے کفر لازم آتا ہی جیسا کہ قرآن
شریف مین آیا ہی وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ یعنے جو کوئی حکم نکرے
موافق آیت قرآنی کے تو وہ کافر ہی جیسا کہ سورہ مائدہ مین ہی معاذ اللہ منہا اور قرآن کے
خلاف مسلمانون کو بہکانا شیطان ملعون کی نیابت کرتا ہی اللہ بچاوے ایسی سمجھ سے انصاف یہ
ہی کہ یہ مقام دھوکا کھانے کا ہی انکو جنکو تفسیر قرآن سے علاقہ نہین ہی تو عوام جو سمجھتے نہین انکا کچھ
قصور نہین ہان جو لوگ سمجھ بوجھ کے حرام وحلال دونون مین فرق نہ کرین وہ دوسرون کو بہکاوین
وے بڑے گنہگار ہین اور موجب تصنیف اس رسالہ کا یہی ہی کہ بیچارے سیدھے لوگ مکار لوگون
کے فریب سے بچین اور اس رسالہ کا مضمون معلوم کرکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانین
اور اس گنہگار کو ثواب اخروی حاصل ہو اور فائدہ لینے والے اس رسالہ کے بھی دعا سے خیر
یاد رکھین اور اللہ تعالے اسکو باقیات صالحات واسطے اس گنہگار کے کرکے مجھکو اور سب مسلمانون کو
راہ راست دکھاوے اور ناحق سمجھنے والون کو مجال عذر کرنے کی نرہے اللہ تعالے اگر توفیق دیوے
تو اسپر عمل کرین یا از روے آیات و احادیث کے جواب لکھین فقط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ
اَخْطَاْنَا رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا آمین آمین
یا رب العالمین

تمت بالخیر

اللہ تعالیٰ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَىٰ فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَ
ثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ وَأَنكِحُوا الْأَيَامَىٰ
مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِن يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي
فَلَيْسَ مِنِّي وَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَدُودَ الْوَلُودَ فَإِنِّي أُبَاهِي بِكُمُ الْأُمَمَ

بعد اسکے یہ خطبہ پڑھنے والا کہ ولی دولھن کا ہو یا وکیل دولہا سے کہے کہ نکاح کر دیا میں نے تیرا ساتھ
فلانی عورت یا موکلہ اپنی کے کہ فلان بیٹی فلان کی ہی اتنے مہر پر اور دولہا کہے میں نے
قبول کیا نکاح اُس عورت کا یا موکلہ تیری کا کہ یہ ہی اس مہر پر اور بجاے فلانی کے نام دولھن کا
اور بجاے فلان کے نام دولھن کے باپ کا لیوے اور تعین مہر کی موافق بیان کرے اور زبان
انواں کو چپکے چپکے نہ کہے جیساکہ اکثر ناواقف کرتے ہیں اور جب عقد نکاح سے فراغت پاوے
دعاے برکت واسطے دولہا دولھن کے کرے جیساکہ حدیث شریف میں وارد ہوی ہے بَارَكَ
اللّٰهُ لَكَ وَفِيكَ وَعَلَيْكَ يَجْمَعُ بَيْنَكُمَا عَلَى خَيْرٍ اور اگر کوئی اجنبی اجازت
ولی یا وکیل دولھن کے بطریق مسطور نکاح پڑھا دے تو بھی درست ہے

قطعہ تاریخ وفات حضرت مولانا سید جعفر علی صاحب مرحوم ممدوح الصدر کہ مصنف رسالہ حلت و حرمت اند

تصنیف بعلی محمد متخلص بعاجز

حاجی حرمین بود و سید عالی مکان — رہنماے سالکان و پیشواے عارفان
سال تاریخ وفاتش از سروش آمد بگوش — عاجزا گو غازی و ہادی عالم بدان

۱۲۸۰

الحمد للہ کہ ہذا مقصد حسنات منبع برکات سید السادات سید محمد با لفعل کو اس خاکسار نے خلیفہ
کیا کہ مسلمانوں سے بیعت لیویں اور امور مذکورہ بالا میں نے انکو سمجھایا ہی یہ خوب سمجھ گئے ہیں چاہیئے کہ
خود اسپر بکمال مستعدی عمل کریں اور دوسروں کو بھی یہی راہ بتاویں اور میرے دوستوں کو
اور مریدوں کو لازم ہی کہ انکی تابعداری امور شرعی میں کریں اور سب کام دینی و دنیاوی انسے
پوچھکے موافق انکے فتوی کے کریں کہ یہ تابعداری انکی میری تابعداری ہی بلکہ رسول اللہ صلعم کی
ہی عمر فقیر قریب اسی کے پہونچی موت یقینی چیز ہی ہر دم اسکا انتظار ہے جو لوگ [illegible]
سب وصیت کے بعد یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرے حق میں دعا خیر کریں اور میری وصیت کو
ضایع نکریں والسلام علی من اتبع الہدی

جعفر علی

عموماً واضح ہو کہ وصیت نامہ بعد اس خواب کے لکھا گیا کہ ایک دن یہ خاکسار شب کو
سو رہا تھا کیا دیکھتا ہی کہ ایک مقام عالی شان آراستہ و پیراستہ ہی اور وہاں جناب
مولانا شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رح و جناب مرشدنا سید احمد صاحب رح و جناب
مولوی اسمعیل صاحب کرسیوں پر بیٹھے ہیں اور بھی چند لوگ انکے گرد کرسیوں پر ہیں
مگر ایک کرسی خالی رکھی ہوئی ہی کسی صاحب نے پوچھا کہ یہ خالی کرسی کسکے لیے ہی ایک
صاحب نے اس محفل بابرکت سے جواب دیا کہ یہ کرسی مولوی جعفر علی صاحب کے لیے ہی
پھر یہ مژدہ پاتے ہی آنکھیں کھل گئیں اور سجدہ شکر کا بجالایا کہ اللہ تعالے وہ کرسی
دیکھا چاہیے کب نصیب کرتا ہی آمین ثم آمین
بعد خواب کے لکھنے کے مولوی صاحب نے تھوڑے ہی روز کے بعد اس دنیا سے عقبے کو رحلت
اور جنت میں سدھارا انا للہ وانا الیہ راجعون

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ بحمد اللہ جواب السائلین بماہ جون سنہ ۱۹۰۵ء مطابق ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۳ھ مطبع
منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں بعلو ہمتی جناب منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع موصوف طبع ہوا